REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD.NO.P/GDP-3.

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

شمارہ ۲۲

شرح چندہ
سالانہ ۴۵ روپے
ششماہی ۲۳ روپے
ممالک غیر
بذریعہ بحری ڈاک ۱۶۰ روپے
فی پرچہ : ایک روپیہ

محمد حمید

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

۲۹ رمضان ۱۴۰۷ھ | ۲۸ ہجرت ۱۳۶۶ ہش | ۲۸ مئی ۱۹۸۷ء

2628 Dr Major Zaheeruddin Khan sb
A.M.C. Commond Hospital
Sec:- 12
U.T. CHANDIGARH- 160012 (

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۵ ہجرت (مئی)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں ہفتہ زیر اشاعت میں ڈاک سے موصول ہونے والی الفضل کے مطابق حضور پُرنور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں اور دن رات مہماتِ دینیہ کے سر کرنے میں مصروف ہیں۔ الحمد للہ۔ احباب کرام التزام کے ساتھ اپنے محبوب آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔

— محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ، بیگم محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان دائیں آنکھ کے موتیابند کے کامیاب آپریشن کے بعد مورخہ ۲۲ ہجرت کو امرتسر سے قادیان واپس آگئی ہیں۔ سیدہ موصوفہ کی کامل شفایابی نیز صحت و سلامتی والی عمر پانے کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

— رمضان المبارک کے تسلسل میں بعد نمازِ عصر مسجد اقصیٰ میں درسِ قرآن مجید جاری ہے۔ ۲۴ تا ۲۶ رمضان مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم درس دے رہے ہیں اور ۲۷ تا ۲۹ رمضان مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم درس دیں گے۔

— مقامی طور پر محترم امیر صاحب جماعتِ احمدیہ قادیان مع جملہ درویشانِ کرام و احباب جماعتِ احمدیہ قادیان خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

ویسٹ بنگال احمدیہ مسلم سالانہ کانفرنس میں جلسہ پیشوایانِ مذاہب اور جلسہ سیرت النبیؐ کا کامیاب انعقاد

بنگال کی پچیس (۲۵) جماعتوں سے احمدی نمائندگان کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر احمدی اور غیر مسلم معززین کی شمولیت!!

(رپورٹ مرسلہ :- محترم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج مغربی بنگال (کلکتہ))

خدا کے فضل سے دو روزہ آل بنگال نوجی سالانہ کانفرنس مورخہ ۱۷ اور ۱۸ اپریل کو بولپور اور گنگارام پور میں منعقد ہوئی۔ پہلے روز بولپور (شانتی نکیتن) میں جلسہ پیشوایانِ مذاہب اور دوسرے روز گنگارام پور میں جلسہ سیرت النبیؐ روایتی شان کے ساتھ منایا گیا۔ غیر از جماعت مسلمان بھائیوں کے علاوہ کثیر تعداد میں ہر مذہب سے تعلق رکھنے والے غیر مسلموں نے بھی شرکت کی۔ اخبارات۔ ریڈیو۔ اور ٹیلی وژن میں خوب تشہیر ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

تیاری کانفرنس و تشہیر :-

کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے اگرچہ ہر قسم کا مالی تعاون مخلصینِ جماعتِ احمدیہ کلکتہ نے دیا۔ فجزاھم اللہ خیرًا۔ تاہم کانفرنس کے جملہ انتظامات کی ذمہ داری نو احمدی جماعت گنگارام پور پر تھی۔ اس گاؤں میں تین سال قبل احمدیت پہنچی اور اب خدا کے فضل سے ایک صد سے زائد افراد پر مشتمل یہ جماعت دن رات تبلیغ کے جہادِ کبیر میں مصروف ہے۔ جماعت کے صدر مکرم نور احمد صاحب نے اس کانفرنس کو کامیاب کرنے کے لئے دن رات محنت کی۔ کلکتہ سے ایک ہزار پوسٹر، دو ہزار ہینڈ بل اور تین صد دعوتی کارڈ شائع کر کے تقسیم کئے گئے۔ اور بولپور شہر کے خاص حصوں میں کپڑے پر لکھے بینر رنگین اور قبل لگا دیئے گئے تھے۔ اور دو دن پورے شہر میں مائیک کے ذریعہ منادی کی جاتی رہی۔ اسی طرح دو روز ریڈیو سے کانفرنس کے انعقاد کا بار بار اعلان ہوتا رہا۔ کثیر الاشاعت تین بنگلہ اور انگریزی اخبارات نے بھی خبریں شائع کیں۔ مورخہ ۱۸ اپریل کی شام ۷½ بجے کی خبروں میں ٹیلی وژن میں کانفرنس کی چلتی فلم کے ساتھ تفصیل کے ساتھ خبر نشر ہوئی۔

جلسہ پیشوایانِ مذاہب :-

مورخہ ۱۷ اپریل بروز جمعۃ المبارک بولپور (شانتی نکیتن) کے ٹاؤن ہال میں دو بجے بعد دوپہر جلسہ پیشوایانِ مذاہب منعقد کیا گیا۔ ٹاؤن ہال کو خوبصورت ڈھنگ سے سجایا گیا تھا۔ صبح سے ہی بنگال کی جماعتوں کے وفود آنے شروع ہو گئے۔ مقامی ہوٹل کوہ نور میں مہمانوں کے کھانے کا انتظام کر دیا گیا تھا۔ چنانچہ جمعہ سے قبل ہی بنگال کی ۲۵ جماعتوں کے قریباً ڈیڑھ صد اراکین ٹاؤن ہال میں پہنچ گئے۔ جہاں ایک بجے نمازِ جمعہ ادا کی گئی۔ اور ٹھیک تین بجے جلسہ شروع کر دیا گیا۔ چنانچہ وقتِ مقررہ سے قبل ہی ہر طبقہ اور ہر مذہب، و ملت سے تعلق رکھنے والے سامعین مقامِ اجتماع میں آنے شروع ہو گئے۔ اور تمام ہال کھچا کھچ بھر گیا۔ غیر از جماعت مسلم و غیر مسلموں میں علاقہ کے ایم۔ ایل۔ اے صاحب۔ ڈاکٹرز۔ پروفیسرز۔ وکلاء اور تاجر پیشہ لوگوں کے علاوہ اسٹیٹسمین۔ جگانتر۔ امرتہ بازار پتریکا۔ یو۔ این۔ آئی اور دوسرے اخباری نمائندگان کے علاوہ ٹیلی وژن کے فوٹو گرافر و رپورٹر بھی تشریف لے آتے۔

اس جلسہ کی صدارت کے فرائض پروفیسر ڈاکٹر ایم عثمان غنی صاحب ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ اسلامک ہسٹری و کلچر کلکتہ یونیورسٹی نے سرانجام دیئے۔ جبکہ بولپور (شانتی نکیتن) کی عالمی شہرت یافتہ وشوبھارتی یونیورسٹی کے وائس چانسلر مسٹر ڈاکٹر نمائی سادھن باسو جلسے کے مہمانِ خصوصی کے طور پر شریک ہوئے۔ مکرم محمد رمضان علی صاحب صدر جماعت ہوگلہ کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم نور احمد صاحب، صدر جماعت گنگارام پور نے ان آیات کا بنگلہ ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں خاکسار نے حضرت المصلح الموعودؓ کا شیریں کلام پڑھ کر سنایا جس کا ایک شعر تھا ؎

کبھی جس کو تری شیدوں نے منہ سے لگایا
وہی جام اب میں پیا چاہتا ہوں

نظم کے بعد مکرم سید محمد ازرع الصاحب احمدی امیر جماعت کلکتہ نے اپنی افتتاحی تقریر میں موجودہ

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۴ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش :- عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید بساری مارٹ - صالح پور - کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان۔

خطبہ جمعہ

بیرونی جماعتوں میں تربیتی مضمون پر جلسوں کی کثرت ہونی چاہئیے تا کہ غلبۂ اسلام کی صدی میں اللہ اور رسول کے عاشقوں کا ایک قافلہ داخل ہو

اگلی صدی کے لئے جہاں روحانی اولاد بنانے کی کوشش کر رہے ہیں وہاں اپنے آئندہ ہونے والے بچوں کو بھی خدا کی راہ میں وقف کر دیں

کیونکہ آئندہ سو سالوں میں جس کثرت سے اسلام نے ہر جگہ پھیلنا ہے وہاں لاکھوں تربیت یافتہ غلام چاہئیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خدا کے غلام ہوں

از سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۳ شہادت ۱۳۶۶ ہش مطابق ۳ اپریل ۱۹۸۷ء بمقام مسجد فضل لندن

مرتبہ:- مکرم عبد الحمید غازی صاحب لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے سورۃ توبہ کی مندرجہ ذیل آیت:

کی تلاوت فرمائی :-

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ِۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝

(سورۃ التوبہ ۹ : ۲۴)

پھر فرمایا :-

گزشتہ خطبے میں میں نے قرآن کریم کی ایک اور آیت تلاوت کی تھی:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو یہ اعلان کر دے کہ اگر تم واقعی حقیقۃً اللہ سے محبت کرتے ہو یا فی الواقع خدا سے محبت کرنا چاہتے ہو۔ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ تو تم میری پیروی کرو۔ یقیناً خدا تم سے محبت کرنے لگے گا۔ اس مضمون کے کچھ پہلو میں نے گزشتہ خطبے میں بیان کئے تھے، کچھ آج بیان کروں گا۔ دوسری آیت کے تابع جو میں نے ابھی تلاوت کی ہے۔

جیسا اللہ تعالیٰ کی محبت کے دعوے کے نتیجے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور پیروی کا حکم ملتا ہے تو سوال یہ ہے کہ اس میں کیا منطقی جوڑ ہے؟ اور پھر یہ پیروی کس طرح ہو سکتی ہے؟ کس رنگ میں پیروی کی تاکید فرمائی گئی ہے؟ ایک انسان ایک ملک کے قانون کی بھی اطاعت کرتا ہے اور بعض دفعہ اپنے انسٹرکٹر (INSTRUCTER) کی، جس موضوع پر بھی کوئی انسٹرکٹر مقرر ہوا ہو، اُس کی بھی پیروی کرتا ہے۔ اس کی بھی نقل اُتارتا ہے۔ اور یہ دونوں قسم کی اطاعتیں محبت کے بغیر ہوتی ہیں۔ بسا اوقات ان میں محبت کا نہیں بلکہ نفرت کا پہلو بھی پایا جاتا ہے۔ چنانچہ دُنیا میں بڑے بڑے ظالم ڈکٹیٹرز (DICTATORS) گزرے ہیں اور آج بھی موجود ہیں جن کی کروڑوں کی قومیں، کروڑوں کی تعداد میں قوم کے افراد اطاعت کر رہے ہیں۔ اور نفرت کے ساتھ اطاعت کر رہے ہیں۔ اگر اسی قسم کا حکم ہے جیسے کہ ایک جابر حکم صادر کر دیتا ہے کہ تم میرے قبضۂ قدرت میں ہو۔ تمہاری مجال نہیں کہ میرے حکم کی نافرمانی کر سکو۔ اس لئے اگر تمہیں مجھ سے محبت ہے تو پھر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو۔ کیا نعوذ باللہ من ذٰلک، یہ مضمون ہے جو بیان ہوا ہے؟ یہ مضمون ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ آغاز اس بات سے کیا گیا۔ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ۔ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو۔ تو جس سے محبت ہو اُس میں ڈکٹیٹرشپ اور مغلوب کے تعلقات کا کوئی تصور ہی نہیں پایا جاتا۔ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ کی شرط نے واضح کر دیا کہ جو کچھ بھی کرو گے محبت کی وجہ سے کرو گے۔ اس لئے ایک منطقی رشتہ خدا کی محبت کا ہے جسے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور اطاعت میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ پس اس اطاعت میں بھی

محبت ہی کا پہلو غالب رہنا چاہئیے

اور محبت ہی کے نتیجے میں وہ اطاعت ہونی چاہیئے۔

اب اگلا سوال یہ ہے کہ کیا حکماً بھی محبت ہو سکتی ہے؟

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، کہ مجھ سے تمہیں محبت ہے؟ ہم کہتے ہیں۔ ہاں ہمیں محبت ہے۔ ہم نے تیرا حُسن دُنیا میں جلوہ گر دیکھا۔ تیرے اتنے بے انتہا احسانات، صبح، دوپہر، شام، رات۔ دن اور رات کے لمحہ لمحہ ہم تیرے فضلوں کو دیکھتے ہیں۔ تجھے تیرے کائنات کے حُسن میں جلوہ گر دیکھتے ہوئے تجھ پر عاشق ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اور پھر ہر روز جو تُو نے ہمارے لئے سامان مہیا فرمائے ہیں پیار اور محبت کے ساتھ، ہر قسم کی نعمتیں عطا کیں۔ ہر قسم کی زندگی کے نظام کی حفاظت کے سامان بخشے۔ ترقیات کے قوانین ایسے بنائے جن کے نتیجے میں انسان مسلسل آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ غرضیکہ اس مضمون کا احاطہ تو نہیں ہو سکتا۔ لیکن خلاصۃً ایک انسان یہ کہہ سکتا ہے کہ ہم تجھ سے محبت کرتے ہیں۔ اس لئے کہ تیری محبت کی وجوہات اور تیرے حُسن کی شہادتیں ساری دُنیا میں بکھری پڑی ہیں۔ پھر تیرے حکم سے ہم کیسے محبت کرنے لگیں؟ اس حکم کے اندر چونکہ خدا تعالیٰ حکمت کاملہ رکھتا ہے، اس حکم کے اندر کوئی غیر منطقی بات نہیں ہو سکتی۔

اس لئے اس بات کو تو ہمیں کلّیۃً فراموش کر دینا پڑے گا کہ خدا تعالیٰ حکم کے نتیجے میں محبت چاہتا ہے۔ اگر آپ کو کسی سے محبت ہے تو اس کے جواب میں وہ بھی محبت کا ایک اظہار فرماتا ہے۔ اور ایک ایسی چیز کی طرف یا ایسی ہستی کی طرف جواباً اشارہ کرتا ہے کہ اگر تمہیں مجھ سے محبت ہے تو میں اپنی محبت کا ایک ظاہری عکس ایسا، انسانوں میں بھی تمہیں بتاتا ہوں کہ جس طرح کائنات کا تم مشاہدہ کرتے ہو اور اس میں ہر طرف حُسن دیکھتے ہو اور عاشق ہوتے چلے جاتے ہو اسی طرح ایک ایسی محبوب ہستی میں تمہیں بتاتا ہوں کہ جو میرے عشق کی وجہ سے سنوری ہے۔

میری محبت کے نتیجے میں اُس میں حُسن پیدا ہوا ہے۔

اُس کو دیکھو اور اُس پر عاشق ہو جاؤ۔ اور عاشقانہ اُس کی اطاعت کرو۔ یہ مضمون ہے جو اس آیت میں مخفی ہے۔ اور دوسری آیات میں اس کا کھلا کھلا اظہار فرما دیا گیا ہے۔

پس جواب گویا خدا کی طرف سے یہ ہے کہ تمہیں مجھ سے محبت تو ہے یا ارادہ ہے یا خواہش ہے کہ سچی اور حقیقی محبت کرو۔ لیکن کوئی ایسا عاشق صادق تمہیں معلوم نہیں جس کے ساتھ میں نے بھی محبت کی ہو۔ اس لئے اگر تم اس کے پیچھے چلو جس کے ساتھ میں نے محبت کی ہے۔ تو لازماً قطعی طور پر میں تم سے بھی محبت کرنے لگوں گا۔ اور جس سے خدا محبت کرتا ہے وہ لازماً حسین ہوگا۔ کیونکہ قابل نفرت، وجود سے خدا محبت نہیں کر سکتا۔ محض کسی کی محبت کی وجہ سے محبت نہیں کر سکتا۔ جس شخص کے متعلق خدا یہ کہتا ہے کہ میں نے اس سے محبت کی ہے۔ یہ اُس کے اندر مضمر ہے۔ اس کے بغیر بات بنتی ہی نہیں۔ اس لئے لازماً ایسے انڈرسٹڈ (UNDERSTOOD) جس طرح کہتے ہیں۔ اس کے اندر مخفی اور پوشیدہ پیغام کے طور پر آپ کو دیکھنا پڑے گا۔ ورنہ کوئی منطقی بات نہیں بنتی کہ اگر تم محبت کے دعویدار ہو، تو محبت چاہتے ہو۔ میں تمہیں ایک ایسے شخص کا پتہ بتاتا ہوں جو مجھ سے محبت میں انتہا کر گیا۔ اور جو خود بھی اتنا حسین تھا اور میری محبت کے نتیجے میں مزید اُس کا حُسن چمکا کہ میں نے اُس سے بہت محبت کی۔ پس تم اُن رستوں پر چل پڑو جن رستوں پر وہ چلتا ہے۔ تو تم میں بھی وہ حُسن پیدا ہونا شروع ہو جائے گا۔ اور میں تمہارے حُسن سے بھی محبت کرنے لگوں گا۔

یہ ہے مکمل جواب جو اُس آیت میں دیا گیا۔

اس کی تائید میں قرآن کریم میں مختلف آیات ہیں، مختلف رنگ میں ہمیں ذکر ملتا ہے۔ ان میں سے ایک آیت جس کی مَیں نے ابھی تلاوت کی تھی وہ اس مضمون کو بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کرتی ہے۔ فرمایا:-

قُلْ اِنْ کَانَ اٰبَآؤُکُمْ وَ اَبْنَآءُکُمْ وَ اِخْوَانُکُمْ وَ اَزْوَاجُکُمْ وَعَشِیْرَتُکُمْ وَ اَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ کَسَادَهَا وَمَسٰکِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَیْکُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ط

(سورہ توبہ ۹ : ۲۴)

کہ اَے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی اعلان کر کہ اگر تمہارے آباء و اجداد اور تمہاری اولادیں، تمہاری آئندہ نسلیں اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے قبائل اور قومیں اور وہ اموال جن کو تم کماتے ہو اور محنت کے ساتھ حاصل کرتے ہو اور وہ تجارتیں جن کے متعلق خوف دامنگیر رہتا ہے کہ کہیں نقصان نہ ہو جائے۔ اور وہ رہنے کے گھر جن سے تم راضی ہو یعنی وہ محلات اور مکانات جو تمہاری تمناؤں کے مطابق بنائے گئے ہوں اَحَبَّ اِلَیْکُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ۔ تمہیں اللہ اور اس کے رسول سے زیادہ پیارے ہیں۔ اور خدا کے رستے میں جہاد سے زیادہ پیارے ہیں۔ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ۔ پھر تم انتظار کرو یہاں تک کہ خدا اپنا فیصلہ صادر فرمائے۔ یعنی کیا مطلب ہے؟ ایسا فیصلہ صادر فرما دے جس سے تمہاری محبت کا جھوٹا ہونا ثابت ہو جائے۔ اور خدا کا پیار پانے کی بجائے اس کی تم ناراضگی کو دیکھ لو۔ چنانچہ فرمایا وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ۔ خدا تعالیٰ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

تو فسق کی یہ تعریف فرمائی ہے قرآن کریم نے۔ اور

فسق کی یہ تعریف

آپ کو دنیا کی کسی اور کتاب میں نہیں ملے گی۔ 'فسق' سے تو ہم عموماً یہ سمجھا کرتے تھے کہ گناہ کرنا، واضح طور پر ناپسندیدہ حرکت کرنا۔ 'فسق' کو محبت کے مضمون میں داخل فرما دیا قرآن کریم نے اور 'عدمِ محبت' کو فسق قرار دیا۔ فرمایا، محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت بھی خدا کے بعد لازم ہے۔ اگر تم اس وجود سے محبت نہیں کرتے تو تم فاسق ہو۔ اب محبت نہ کرنے کا تعلق فسق سے کیا ہے؟

وہ تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا۔ فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ہر لمحہ خدا تعالیٰ کی اطاعت میں تھا۔ ایک ذرہ بھی ایسا نہیں تھا جس میں کوئی نقص ہو۔ اگر کوئی نقص ہوتا تو خدا تعالیٰ ہمیں کامل پیروی کا حکم نہ دیتا۔ جب خدا نے کامل پیروی کا حکم دیا تو معلوم ہوا کہ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ خدا کی رضا کے نیچے ہے۔ اور جو عمل خدا کی رضا سے باہر ہے وہ فسق ہے۔ پس یہ 'فسق' کی تعریف قرآن کریم نے فرمائی جو محبت کے مضمون میں لپیٹ کر بیان کی ہے لیکن حیرت انگیز ہے۔ اگر تمہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس قسم کی جہاد والی زندگی سے پیار نہیں جو محمد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی بھر جہاد کر کے دکھایا تو پھر تمہاری حالت فاسقوں جیسی ہے۔ اور

جہاں جہاں تم اس سنت سے ہٹتے ہو

وہاں فسق میں داخل ہو جاتے ہو۔ اور اللہ تعالیٰ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

اب یہاں جہاد فی سبیل اللہ کی محبت کا ذکر فرمایا۔ حالانکہ بظاہر انسان یہ سوچ نہیں سکتا کہ جہاد سے بھی محبت ہو۔ یہاں صرف تلوار کا جہاد مراد نہیں ہے۔ محبت کے نتیجے میں محبوب کو حاصل کرنے کے لئے ہر کوشش کا نام قرآن کریم جہاد رکھ رہا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے بعد جہاد فی سبیل اللہ کا ذکر اس تعلق میں یہ مضمون ظاہر کر رہا ہے کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح زندگی گزاری اس زندگی کا ہر لمحہ جہاد تھا۔ ہر وقت تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تلوار ہاتھ میں لئے نہیں پھرا کرتے تھے۔ ہر وقت تو تیر و کمان ہاتھ میں نہیں رہتا تھا۔ شاذ کے طور پر جب آپ غزوات میں شامل ہوتے تو عملاً دو بدو دشمن سے لڑنے کا موقعہ بھی آپ کو میسر آیا۔ مگر آپ کا جہاد اُس وقت بھی تھا جب تیرہ ۱۳ سال کی مکی زندگی میں انتہائی مظلومیت کی حالت میں آپ زندگی گزار رہے تھے۔ پس جہاد صرف مارنے کا نام نہیں، اس سے بڑھ کر مار کھانے کا نام ہے۔ اور خدا کے رستے میں دن رات اس کی محبت میں مگن ہو کر زندہ رہنے کا نام ہے۔ اس کے متعلق فرمایا کہ اگر تمہیں ان چیزوں سے محبت نہیں ہے تو پھر تمہارا خدا سے محبت کا دعویٰ نہ صرف غلط بلکہ خدا کے نزدیک تمہاری زندگی فاسقانہ ہے۔

اب یہاں پہنچ کے بھی سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حکم تو بہت سخت لگا یا گیا ہے۔ مگر محبت حکماً کیسے پیدا ہو سکتی ہے؟ جیسا کہ مَیں نے پہلے سوال اٹھایا تھا محبت اور حکم کا آپس میں کوئی جوڑ نہیں۔ آپ کو کوئی آدمی کتنا ہی پیارا ہو۔ اس کو آپ کہیں کہ تم فلاں چیز سے محبت کرنے لگ جاؤ، وہ آپ سے کتنا ہی پیار کرتا ہو اس سے آپ کہیں، تم فلاں چیز سے محبت کرنے لگ جاؤ وہ سمجھے گا کہ اس کو کیا ہو گیا ہے؟ اس کے دماغ میں کوئی نقص ہے؟

دنیا کے شاعر یہاں تک کہتے ہیں کہ ؎

تمہیں چاہوں، تمہارے چاہنے والوں کو بھی چاہوں
مرا دل پھیر دو مجھ سے یہ جھگڑا ہو نہیں سکتا!

کہ عجیب شرطیں لگا رہے ہو تم۔ تم سے تو محبت کروں، ساتھ اُن سے بھی محبت کرنے لگ جاؤں جو تمہارے چاہنے والے ہیں۔ مرا دل پھیر دو۔ مجھے واپس کر دو میرا دل۔ مجھ سے نہیں یہ جھگڑا ہو سکتا۔ اور اللہ کی شان دیکھیں کہ یہی فرما رہا ہے۔ مجھے چاہو، میرے چاہنے والوں کو بھی چاہو۔ اور اگر نہیں چاہو گے میرے چاہنے والوں کو تو تم فاسق ہو۔ تمہاری محبت مردود ہے۔

یہ ہے اصل حکیمانہ کلام۔ حقیقت میں

محبت کی اعلیٰ نشانی

اور اس کی سچائی کی دلیل یہ ہے کہ جس سے آقا پیار کرے اُس سے بھی پیار ہو جائے۔ اور جو اپنے محبوب سے پیار کرتا ہو اُن سے بھی محبت بڑھے۔ نہ کہ اُس سے دشمنی بڑھے۔ چنانچہ قرآن کریم نے اس مضمون کو اور جگہ بھی کھول کر بیان فرمایا۔ ایک دُعا سکھائی کہ اَے خدا ہمارے دلوں میں مومنوں کے لئے غل نہ پیدا کرنا۔ جو ہم سے ایمان میں سبقت لے گئے، پہلے آ گئے۔ ہم تجھ سے التجا کرتے ہیں کہ کسی بناء پر کسی غلط فہمی کی وجہ سے بھی اُن کے لئے ہمارے دل میں ٹیڑھا پن نہ پیدا کرنا۔

اس آیت میں شیعہ غلط فلسفے کا جواب ہے ہمیشہ کے لئے۔ وہ ایسی باتیں بتاتے ہیں آج ہمیں، یعنی اُن میں سے بعض، جن کے نتیجے میں

ایمان میں سبقت لے جانے والوں

سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔ اور قرآن کریم نے ہمیں یہ دُعا سکھائی ہے کہ وہ لوگ جو سبقت لے گئے: اوّل دور کے ایمان لانے والے تھے۔ اَے خدا! ہمیں اُن سے نفرت نہ ہونے دینا۔ غلط فہمی سے، تاریخ کے غلط سمجھنے کے نتیجے میں یا غلط روایات کے پہنچنے کے نتیجے میں ہو سکتا ہے ہمارے دل میں بھی پیدا ہو جائے، اُن کے لئے سختی پیدا ہو جائے۔ تو دُعا سکھائی کہ اَے اللہ! اُن کے لئے ہمارے دل کو نرم رکھنا۔ وجہ کیا ہے؟ وہ خدا کو چاہنے والے تھے۔

اور وہی مضمون ہے: مجھے چاہتے ہو تو میرے چاہنے والوں کو بھی چاہو۔ اس کے بغیر

"کس قدر شکر کا مقام ہے کہ ہمارا خدا کریم اور قادر خدا ہے۔"
(ایام الصلح صفحہ ۱۰۷)

پیشکش:- گلوب ربر منوفیکچررس ۱۰۳ رابندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون: 27-0441
گرام: GLOBEXPORT

وحدت نہیں پیدا ہو سکتی۔ یہ ہے اس کا فلسفہ۔ اگر خدا سے عشق کے نتیجے میں رقابت پیدا ہوتی اور رقابت کی اجازت ہوتی تو جتنے خدا کے محبت کرنے والے تھے اتنے ہی تعداد میں خدا کی خدائی کے تصور بٹ جاتے۔ اُمّتِ واحدہ کے پیدا ہونے کا سوال ہی باقی نہ رہتا۔ ہر خدا سے محبت کرنے والا، دوسرے خدا سے محبت کرنے والے سے جل رہا ہوتا۔ حسد کر رہا ہوتا کہ وہ کون ہوتا ہے اس خدا سے محبت کرنے والا جس سے مَیں کر رہا ہوں۔ تو

یہ جہالت کا عشق تو صرف دُنیا کے لئے خدا نے رہنے دیا

اپنے لئے وہ عشق چُنا جو وحدت کاملہ پیدا کرتا چلا جاتا ہے۔ اور اس وحدت کا دائرہ بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ یہ وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی تعلیم اس رنگ میں خدا تعالیٰ نے دی اور جس وسعت کے ساتھ، جس حکمت کے ساتھ باہمی رابطے کے ساتھ قرآن کریم میں محبت کی تعلیم ہے آپ جائزہ لے کے دیکھیں دُنیا کے کسی اور مذہب میں آپ کو اس جیسی اتنی حسین، اتنی کامل، اتنی مضبوط تعلیم دکھائی نہیں دے گی۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہیں، پہلی بات یہ کہ کسی حکم یا جبر کی وجہ سے نہیں۔ اس لئے ہے کہ وہ محبت کے لائق چیز ہیں۔ اور خدا تعالیٰ نے نشاندہی فرما دی۔ اور گواہی دے دی کہ اس سے بڑھ کر تمہیں کیا دلیل چاہیئے کہ مَیں اس سے محبت کرتا ہوں۔ اگر انسان زیادہ حسین ہو تو کم تر حُسن سے محبت کرنے کے کم امکانات ہوتے ہیں۔ جتنا زیادہ کوئی حسین ہو اُتنا اس کا معیارِ حُسن بھی بڑھتا چلا جاتا ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حُسن کی سب سے بڑی دلیل اس آیت میں رکھ دی گئی ہے۔ کہ وہ اتنا حسین ہے کہ مَیں اس سے محبت کر رہا ہوں۔ اور اتنی محبت کرتا ہوں کہ اگر تم اس کی پیروی کرو گے اور تم اس سے محبت کرو گے تو مَیں تم سے بھی محبت کرنے لگ جاؤں گا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں ذاتی حُسن موجود ہے۔ اور یہ حُسن جو ہے اس کا بیان ہونا چاہیئے۔ اس کا تذکرہ چلنا چاہیئے۔ اس کی مجالس ہونی چاہئیں۔ بڑوں اور چھوٹوں کو اس سے ذاتی واقفیت ہونی چاہیئے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں ؎

بِن دیکھے کس طرح کسی مہ رُخ پہ آئے دِل

کیونکر کوئی خیالی صنم سے لگائے دِل

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا جب قرآن نے حکم دیا جب قرآنِ کریم نے احسان فرمایا ہم پر یہ بتا کر کہ ایک بہت ہی محبوب ہستی موجود ہے جس کا پیار تمہارے دل میں خدا کا پیار پیدا کرے گا۔ اور خدا تم سے پیار کرنے لگے گا۔ تو محض یہ کہنا تو کافی نہیں ہے۔ بِن دیکھے کس طرح کسی مہ رُخ پہ آئے دِل! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دکھانا ضروری ہے۔ اس لئے مَیں نے گزشتہ سال یہ تاکید کی تھی کہ جوں جوں ہم غلبۂ اسلام کی صدی میں داخل ہونے کے لئے قریب تر ہوتے چلے جا رہے ہیں

سیرتؐ کے مضمون پر جلسوں کی کثرت ہونی چاہیئے

تاکہ اس صدی میں اللہ اور رسولؐ کے عاشقوں کا ایک قافلہ داخل ہو۔ محض اسلام کے غالب آنے کے بڑے بڑے نعرے بلند کرتے ہوئے، خالی دل لوگ نہ ہوں۔ بلکہ ایسے جن کے دل عشقِ الٰہی اور عشقِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھرے ہوئے ہوں۔ جن کے خون میں وہ عشق رچ بس چکے ہوں۔ اس زادِ راہ کے بغیر آپ اگلی نسل کی، اگلی صدی کی نسلوں کی زندگی میں کوئی عظیم الشان تبدیلی پیدا نہیں کر سکیں گے۔

بہت بڑی صدی ہے جو ہمارا انتظار کر رہی ہے۔ اس میں بہت بڑے بڑے کام ہونے والے ہیں۔ انہوں نے ہم سے رنگ پکڑنے ہیں۔ اور وہ رنگ لے کر انہوں نے آگے بڑھنا ہے۔ اس سے اگلی صدی کی طرف۔ پس پیشتر اس کے کہ وہ وقت پہنچ جائے اور ہم اس صدی میں داخل ہو رہے ہوں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اُس حسنِ کامل سے مزیّن ہونے کی کوشش شروع کر دیں جو اللہ اور رسولؐ کی محبت کے نتیجے میں ظاہر ہوتا ہے۔ اُسی کے نتیجے میں عطا ہوتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا **دوسرا پہلو** یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی پیروی سکھائی ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں آتا ہے: اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ ۚ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۚ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِکِیْنَ (الانعام ۶ : ۱۰۷) کہ جو کچھ خدا تجھ پر وحی نازل فرما رہا ہے وہ کرتا چلا جا۔ اور مشرکوں سے اعراض کر اور کسی کی طرف آنکھ اُٹھا کر نہ دیکھ۔

پس حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں کوئی ثانویت نہیں ہے۔ کوئی یہ نہ سمجھے کہ خدا کہتا ہے کہ مجھ سے پیار کر کے کسی اور تیسرے شخص سے بھی پیار شروع کر دو۔ ایک ایسے شخص کے پیار کا حکم دیا جا رہا ہے جس کو خدا نے خود تربیت دے کر اپنے رنگ اس پر چڑھائے ہیں۔ اور اپنے حُسن کو زیادہ ہماری دسترس تک پہنچا دیا۔ انسان کا جہاں تک تعلق ہے اس کو، انسان کو، انسان سے ملتی جُلتی کوئی شکل نظر آنی چاہیئے۔ جس کے نتیجے میں وہ اس سے محبت کرے۔ چنانچہ ایک روایت آتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے۔ وہاں کچھ لوگ بُتوں کو سجا رہے تھے۔ انہیں گھونگھٹے پہنا رہے تھے انہیں کھڑا کر کے۔ اور اُن کے اوپر لباس چڑھا رہے تھے۔ اور پھر خود ہی اُن کو سجا کر اُن کے سجدے کر رہے تھے۔ آنحضرت صلعم نے اُن سے پُوچھا کہ یہ کیا حرکتیں کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا دیکھو! ہم اس لئے اُن کی عبادت کرتے ہیں، اُن سے پیار کرتے ہیں کہ یہ ہمیں خدا کا پیار دکھاتے ہیں پھر۔ اور ان کے پیار کے ذریعے ہمیں اللہ کا پیار حاصل ہوتا ہے۔ مقصد تو وہی ہے جو تم باتیں کر رہے ہو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ (آل عمران ۳ : ۳۲) کہ کتنی بے وقوفی ہے۔ بُتوں سے تم کس طرح خدا کا پیار سیکھ سکتے ہو! وہ تو نہ پیروی کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں، نہ اُن کی پیروی کی جا سکتی ہے۔ خدا کا پیار تو اُس سے سیکھا جا سکتا ہے جسے خدا نے خود اپنا پیار سکھایا ہو۔ پس چونکہ مجھے خدا نے اپنا پیار سکھا دیا ہے۔ اس لئے تم میری پیروی کرو۔ اگر یہ تمہارا دعویٰ ہے تو پھر بُتوں کی پیروی سے خدا کا پیار تو نہیں آ سکتا۔

ایک اور موقعہ پر خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا ہے: قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ (الزّمر ۳۹ : ۵۴) کہہ دے، اے میرے بندو، لفظی ترجمہ ہے اَے میرے بندو، اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا جا رہا ہے کہ اعلان کرو، بنی نوع انسان سے کہہ دو، اَے میرے بندو۔ بعض تفسیر کرنے والے بڑی مشکل میں، اُلجھن میں پڑ گئے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو توحیدِ کامل کا پیغام لے کر آئے۔ خدا آپؐ کو یہ سکھا رہا ہے کہ کہو، اَے میرے بندو، حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس موضوع پر ایک سے زیادہ مرتبہ لکھا اور بہت ہی لطیف تفسیر فرمائی ہر موقعے پر۔ ایک موقعے پر آپؑ فرماتے ہیں کہ یہاں عِبَادِیْ سے مُراد 'غُلام' ہے۔ مخلوق نہیں ہے۔ پس قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ...... سے مراد یہ ہے کہ اَے محمدؐ! یہ اعلان کر کہ اَے میرے غلامو! ـــ تو پیروی کا مضمون تصویری زبان میں سکھایا جا رہا ہے یہاں۔ جب خدا کہتا ہے: اِتَّبِعُوْنِیْ...... کا اعلان کرو تو مُراد یہ ہے کہ میرے غُلامانہ عاشق ہو جاؤ۔ جس طرح غلام آقا کی پیروی کرتا ہے۔ اور اُس پیروی سے سرمو انحراف کی طاقت نہیں پاتا۔ تو ایسی کامل محبت کرو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تمہیں استطاعت نہ رہے نافرمانی کی۔ گویا کہ طوعی طور پر تمہاری ساری طاقتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد ہو جائیں۔ کیوں ہو جائیں؟ اس کی دلیل قرآن کریم دُوسری جگہ دے رہا ہے۔ فرماتا ہے کہ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ کہ مَیں جو یہ کہتا ہوں تم میرے غُلام بن جاؤ۔ سب کچھ میرے سپُرد کر دو۔ میری پیروی عاشقانہ شرُوع کر دو۔ اس لئے نہیں کہ میری اپنی ذات میں کچھ رکھا ہے۔ مَیں تو اپنا سب کچھ لٹا چکا ہوں۔ مَیں نے اپنا کچھ بھی باقی نہیں چھوڑا۔ یہ بھی اعلان کروا رہا ہے خُدا: قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ...... میری ساری عبادتیں، اُن کا ایک ایک پہلو، میرے سارے روزے اور قُربانیاں اور اُن کا ہر پہلو، میرا تو مرنا اور جینا سب کچھ خدا کے لئے ہو چکا ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جب خُدا یہ فرماتا ہے کہ اُن کے سپُرد ہو جاؤ تو اس لئے نہیں کہ ایک بشر کو دوسرے بشر کے سپرد ہونے کا حکم دیا جا رہا ہے بلکہ اس لئے کہ ایک بشر کو ایک ایسے وجود کے سپُرد ہونے کا حکم دیا جا رہا ہے

جس نے اپنی بشریّت کو فنا کر کے

کُلّیۃً اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے سپُرد کر دیا تھا۔ یہ اگر ہو تو پھر تمام انعامات کے دروازے کُھلے ہیں۔ مگر اس موقعے پر انعامات کا ذکر نہیں۔ ایک اور پہلو بیان کیا جا رہا ہے۔ فرمایا اَلَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ (الزمر ۳۹:۵۴) وہ لوگ جنہوں نے بڑے بڑے گناہ کئے ہیں۔ پہاڑوں کے برابر بھی خواہ گنُاہ کئے ہوں۔ اُن کے لئے بھی کوئی خوف نہیں ہے۔ اگر وہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے لگ جائیں گے۔ اور غلاموں کی طرح پیچھے لگیں گے۔ تو اُن کے سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ خُدا تمام گناہ بخشنے کی طاقت رکھتا ہے۔ شرط یہ ہے کہ محمد مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عباد بن جائیں۔ چنانچہ یہ جو تثلیث کا مسئلہ اور ہماری خاطر نجات دہندہ نے اپنے آپ کو نعوذ باللہ من ذٰلک۔ لعنت میں ڈالا۔ یہ جو تصور پیش کیا تھا سب کا بُطلان کر دیا اس آیت نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کو تو سپُردگی چاہیئے۔ پس وہ وجود جو خُدا کے سپُرد ہو گیا کُلّیۃً، کامل طور پر اُس کا ہو گیا۔ اگر تم اُس کے پیچھے آنا چاہتے ہو تو تمہیں یہ خوف دامنگیر نہ رہے کہ ہم گناہ گار ہیں۔ ہم کیسے پیچھے لگیں گے۔ ہم کہاں ہوتے ہیں محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والے؟ یہ خیال دل میں پیدا ہو سکتا ہے۔ فرمایا، نہیں۔ اگر اس وجود کی پیروی کرو گے تو تم دیکھو گے کہ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا۔ محمد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت، اور طرزِ زندگی سے خُدا کو اتنا پیار ہے کہ آپؐ کی خاطر، اُس حُسن، اُس ادا کی خاطر جو تم اختیار کرو گے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں، اللہ تعالیٰ تمہارے ہر قسم کے گناہ معاف فرماتا چلا جائے گا۔ اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ یقیناً وہ بہت ہی بخشنے والا، بہت ہی مہربان ہے۔

پھر ایک اور مقام پر، یہ تو منفی لحاظ سے جو خوف تھے، وہ دُور کئے۔ مثبت لحاظ سے اُمیدوں کو آخری مقام تک پہنچا دیا۔ فرمایا: وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا ○ (النساء ۴ : ۷۰)

کہ جب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا حکم دیا جاتا ہے، محبت کے نتیجے میں، پیار کی وجہ سے۔ تو فرمایا اس کے بعد، جب میں کہتا ہوں تم میرے محبوب بن جاؤ گے تو محبوب بنا کر میں تمہیں کیا دُوں گا! کوئی وعدے بھی وضاحت بھی تو ہونی چاہیئے۔

محبوب کے ساتھ خُدا کیا سلوک فرمائے گا

فرمایا، اگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو گے اس وجہ سے کہ یہ خُدا کی پیروی کرنے والا ہے۔ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ..... ایک بریکٹ (BRACKET) میں باندھ دیا ہے۔ ایک کی پیروی، دوسرے کی پیروی سے الگ نہیں ہو سکتی۔ یہ مضمون بیان ہو رہا ہے۔ فرمایا وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ پھر دیکھو گے خدا کے انعام کی بارشیں برستی ہیں تم پر۔ اور تم دیکھو گے کہ کوئی انعام بھی ایسا نہیں جو اس پیروی کے نتیجے میں نہ پا سکو۔ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ۔ کتنے عظیم الشان، بلند پہاڑوں کی طرح انعام ہیں۔ نبیوں کے انعام، فرمایا، تمہاری اطاعت کا درجہ ہی طے کریگا کہ تم پیروی کے نتیجے میں خُدا کے کتنے محبُوب بنتے ہو۔ اگر صالحیت تک ہی پہنچتے ہو تو وہ انعام بھی خدا نہیں روکے گا۔ اور اگر آگے بڑھ کے شہادت کے مقام تک پہنچ جاتے ہو تو تمہیں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی سے شہادت کا مقام نصیب ہوگا۔ اگر اس سے آگے قدم رکھنے کی ہمت ہے اور صدیقیت کی شان اپنے اندر پیدا کرتے ہو تو یقین جانو کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی تمہیں صدیقیت کے مقام تک پہنچائے گی۔ اور یہ انعام بھی تم پہ نازل ہوگا۔ اور اگر اس سے بھی آگے بڑھنے کی طاقت ہے اور اپنا کامل وجود محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں کھو دینے کی عظمت پاتے ہو تو پھر یقین جانو کہ تمہیں ظلی نبوت بھی عطا ہوگی جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے نتیجے میں عطا ہو سکتی ہے۔

لامتناہی انعامات کے دروازے کھولتی چلی جا رہی ہے یہ محبت

جس محبت کی طرف اللہ تعالیٰ بلا رہا ہے۔ اور آغاز اس کا اس دعوے سے، اس تمنا سے، اِس اقرار سے ہُوا کہ ہم خُدا سے محبت کرتے ہیں۔ سارے رستے کھول دیئے۔ سارے پہلو اس کے بیان فرمائے۔ یہ مضمون تو جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا قرآن کریم پر حاوی ہے۔ اور قرآن کریم میں ہر طرف پھیلا پڑا ہے۔ اس موضوع کے تمام پہلوؤں پر تو چند خطبات میں روشنی ڈالی نہیں جا سکتی۔ مگر میں نے ایک دو اُمور خطبوں کے لئے چُنے ہیں۔ آخر پر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ اقرار آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ ایک ایسے شخص کا اقرار جس نے اپنے آپ کو سپرد کیا۔ جس نے محبت کی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب پایا۔ اس قدر عشق آپؑ کے دل میں حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا موجزن تھا کہ اس کی کوئی مثال آپ کو اَور کہیں دکھائی نہیں دے گی۔ نہ دُنیا کے عاشقوں میں، نہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رُوحانی عاشقوں میں کہیں آپ یہ نظارہ دیکھیں گے۔ ایک موقعے پر فرمایا ؎

اگر خواہی دلیلے عاشقش باش
محمدؐ ہست برہانِ محمدؐ

تم صداقتِ محمد مصطفےٰؐ کی دلیل مانگتے ہو۔ تو ایک ہی دلیل ہے۔ تم عاشق ہو جاؤ اس کے۔ اب ایک ایسا شخص جو اِس عظیم الشان عرفان کے تجربے میں سے نہ گزرا ہو وہ یہ بات کہہ ہی نہیں سکتا۔ فرمایا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانا جو ہے یہ تو حُسن کے رستے سے پانا ہے۔ تم منطقی دلائل کیا ڈھونڈ رہے ہو۔ ایک حسین وجود ہے۔ اس کو دیکھو اور عاشق ہو جاؤ۔ محمدؐ ہست بُرہانِ محمدؐ ــ محمدؐ خود اپنے حُسن کی دلیل ہے۔ اس سے زیادہ اَور کوئی دلیل نہیں دی جا سکتی۔ پھر فرماتے ہیں:

"میں نے محض خُدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہُنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی۔ اور میرے لئے اُس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا اگر میں اپنے سید و مولیٰ فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے راہوں کی پیروی نہ کرتا۔ سو میں نے جو کچھ پایا اس پیروی سے پایا۔ اور میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خُدا تک نہیں پہنچ سکتا۔ اور نہ معرفت کاملہ کا حصہ پا سکتا ہے۔"

اور میں اس جگہ یہ بھی بتلاتا ہُوں کہ وہ کیا چیز ہے کہ سچی اور کامل پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب باتوں سے پہلے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ اور میں اس جگہ یہ بھی بتاتا ہوں کہ یہ ہے راز ساری باتوں کا جس پر آکے ہر چیز کی تان ٹوٹتی ہے۔ اس سے پہلے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تحریر میں نے پڑھ کے سُنائی تھی۔ اُس میں یہ نکتہ بیان فرمایا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا آخری نکتہ دِل میں پیدا ہوتا ہے۔ اس کا دماغ سے تعلق نہیں ہے۔ اور وہی بات حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے متعلق آپؑ بیان فرماتے ہیں۔ فرماتے ہیں: "میں نے اس سے بہت کچھ پایا اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خُدا تک نہیں پہنچ سکتا۔ اور نہ معرفتِ کاملہ کا حصہ پا سکتا ہے۔ اور میں اس جگہ یہ بھی بتاتا ہوں کہ وہ کیا چیز ہے کہ سچی اور کامل پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب باتوں سے پہلے دِل میں پیدا ہوتی ہے تو

یاد رہے کہ وہ قلبِ سلیم ہے

یعنی دِل سے دُنیا کی محبت نکل جاتی ہے اور دل ایک ابدی اور لازوال لذّت کا طالب ہو جاتا ہے۔ پھر اس کے بعد ایک مصفّٰی اور کامل محبتِ الٰہی بباعث اس قلبِ سلیم کے حاصل ہوتی ہے۔ اور یہ سب نعمتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے بطور وراثت ملتی ہیں۔"

اس مضمون کے جو چند پہلو میں آج بیان کرنا چاہتا تھا وقت چونکہ تھوڑا ہو رہا ہے اس لئے ان چند کا بیان بھی سرِ دست ممکن نہیں ہے۔ لیکن میں نے آپ سے گزشتہ خطبے میں ذکر کیا تھا کہ

میں ایک تحریک جماعت کے سامنے رکھنا چاہتا ہُوں

جس کا اِس مضمون سے تعلق ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ محبت کے نتیجے میں انسان تحائف پیش کرتا ہے۔ اور قرآن کریم نے ہر چیز جو خُدا کی راہ میں پیش کی جاتی ہے اس کے ساتھ محبت کی شرط لگا دی ہے۔ بلکہ نیکی کی تعریف پر محبت کے تحفے کو بطور شرط کے داخل فرما دیا۔ فرمایا: لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (آل عمران ۳ : ۹۳) کہ تم نیکی کی گرد کو بھی نہیں پا سکتے، نیکی کی باتیں کرتے ہو، تمہیں پتہ کیا ہے کہ نیکی کیا ہے۔ تم نیکی کی گرد کو بھی نہیں پا سکو گے اگر یہ راز نہ جان لو کہ خدا کے رستے میں وہ خرچ کرو جس سے تمہیں محبت ہے۔ اپنی محبوب چیزوں کو خدا کی راہ میں پیش کرنا سیکھو۔ پھر تم کہہ سکتے ہو کہ ہاں ہم نے نیکی کا مفہوم سمجھ لیا ہے۔ تو یہاں بھی محبت ہی کا مضمون جاری ہے۔ تو یہ حیرت ہوتی ہے بعض دفعہ عیسائیوں کے اِدّعاء پر کہ اسلام کو محبت کا کیا پتہ۔ محبت کی تعریف تو عیسائیت نے سکھائی ہے۔ گو میں حضرت مسیحؑ کی تعلیم کے کچھ اقتباسات بھی ساتھ لے کے آیا تھا مگر اب وقت نہیں ہے پڑھ کے سُنانے کا۔ اُسے آپ پڑھ کے دیکھیں تو نمایاں فرق محسوس ہوگا کہ اسلام کی محبت کی تعلیم اتنی وسیع، اتنی کامل ہے کہ اگرچہ مسیحؑ کی محبت کی تعلیم بھی بہت ہی حسین ہے بہت دِلکش ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ لیکن جب مقابلے پر رکھتے ہیں، یوں لگتا ہے کہ اُس چہرے پر نُور نہیں رہا، پھیکی پڑنے لگ جاتی ہے اسلام کے مقابل پر۔ لیکن ہرگز اپنی ذات میں وہ حُسن سے خالی نہیں۔ بہت ہی پیاری بہت ہی دلکش تعلیم ہے اس سے کوئی انکار نہیں۔ مگر اسلام نے جسطرح اس محبت کی تعلیم کو انسانی زندگی کے ہر جزو میں داخل کر دیا ہے، اس تفصیل کے ساتھ آپ کسی اَور مذہب میں محبت کے فلسفے کا بیان نہیں ملے گا۔ فرمایا: لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (آل عمران ۳ : ۹۳) تم نیکی کو جانتے ہی نہیں، تمہیں پتہ ہی کیا کہ نیکی کیا ہوتی ہے۔ اگر یہ بات نہ سیکھو کہ خدا کی راہ میں سب سے اچھی چیز سب سے پیاری چیز قربان کرنی نہ شروع کر دو۔ یا خُدا کی راہ میں اپنی سب سے پیاری چیز دینے کی تمنا اگر تمہارے دِل میں پیدا نہیں ہوتی۔ تم نیکی کو نہیں جان سکتے۔

اس کسوٹی پر جب ہم انبیاء کو پرکھتے ہیں اور خصوصاً حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات پر نظر ڈالتے ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں یہ چیز درجہ کمال کو پہنچی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ بہت سے انسان ایسے ہیں جو محبت کرتے ہیں، سمجھتے ہیں کہ ہمیں اچھی چیز پیش کرنی چاہیئے اور پھر سوچتے ہیں اور متردّد رہتے ہیں کہ یہ پیش کروں یا وہ پیش کروں۔ وہ پیش کروں کہ وہ پیش کروں۔ چنانچہ صوفیاء کے بھی بہت دلچسپ واقعات اس میں ملتے ہیں۔ اور عام دُنیا میں محبت کرنے والوں کے بھی بہت سے واقعات ملتے ہیں کہ ایک خیال آیا یہ چیز مجھے سب سے زیادہ پیاری

ہے۔ پھر خیال آیا کہ نہیں یہ سب سے زیادہ پیاری ہے۔ پھر خیال آیا کہ یہ زیادہ پیاری ہے۔ اور پھر آخر میں وہی پیش کی۔ چنانچہ

ہمایوں کے متعلق

بھی بابر نے جب یہ سوچا کہ ہمایوں کی زندگی بچانے کے لئے میں خدا کے سامنے اپنی کوئی پیاری چیز پیش کردوں۔ تو کہتے ہیں کہ بابر اُس کے گرد گھومتا رہا اور اُس نے سوچا کہ میں یہ ایک ہیرا جو بہت پیارا ہے یہ دے دوں۔ پھر خیال آیا کہ نہیں۔ ہیرا کیا چیز ہے میں یہ دے دوں۔ پھر خیال آیا پوری سلطنت مجھے بہت پیاری ہے میں پوری سلطنت دے دیتا ہوں۔ اور پھر سوچتا رہا۔ پھر اُس کو خیال آیا اُس کے نفس نے اُس کو بتایا کہ تجھے تو اپنی جان سب سے زیادہ پیاری ہے۔ اُس وقت اُس نے عہد کیا اور خدا سے دُعا کی کہ اَے خُدا! واقعی اب میں سمجھ گیا ہوں کہ مجھے سب سے زیادہ پیاری چیز میری جان ہے۔ میری جان لے لے اور میرے بیٹے کی جان بچالے۔ تاریخ میں لکھا ہے کہ واقعۃً اُس وقت کے بعد سے ہمایوں کی صحت سُدھرنے لگی اور بابر کی صحت بگڑنے لگی۔ تو لوگ یہ سوچتے رہتے ہیں کہ کیا چیز پیاری ہے۔ اور کیا چیز کم پیاری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں سوچا بلکہ اپنا سب کچھ پیش کردیا۔ اپنا سونا جاگنا۔ اُٹھنا بیٹھنا کیونکہ امرِ واقعہ یہ ہے کہ انسان کو اپنی ہر چیز پیاری ہوتی ہے۔ اور جب وہ زیادہ پیاری چیز دیتا ہے تو اُس کے دل میں ایک اطمینان رہ جاتا ہے کہ کچھ کم میں نے اپنے لئے بھی رکھ لی ہے۔ اُس سے کم جب پیاری دے دیتا ہے تو پھر اُس کو کچھ نہ کچھ اپنے ہاتھ میں بھی دکھائی دیتا ہے۔ اور وہ پھر اس کے بعد سب سے پیارا ہو جاتا ہے۔

جو چیز پیچھے رہتی چلی جاتی ہے وہ زیادہ پیاری ہوتی چلی جارہی ہوتی ہے۔ کسی ماں کا سب سے زیادہ لاڈلا بچہ مرجائے تو دوسرے بچے سے پہلے سے بڑھ کر پیار ہو جاتا ہے۔ اور یہ مضمون انسانی فطرت کے ہر پہلو پر حاوی ہے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سودا نہیں کیا کہ اَے خُدا! میں نے اپنی سب سے زیادہ پیاری چیز پیش کردی یعنی جان دیدی۔ اس لئے اب باقی چیزیں میری رہ گئیں۔ بلکہ فرمایا:

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

کہ اَے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! محبت کرنی سکھا ان غلاموں کو۔ یہ تیرے غلام بن چکے ہیں مگر نہیں جانتے کہ کس طرح مجھ سے محبت کی جاتی ہے۔ تو محبت کے راز بتا ان کو۔ "قُلْ" سے پتہ چلتا ہے کہ خدا کا حکم نہ ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ درپردہ عشق کے راز نہ بتاتے کسی کو۔

یہ بھی عجیب حسین پہلو ہے جو میری نظر میں اُبھرا

اور بے ساختہ دل اَور بھی فریفتہ ہوگیا۔ بعض جگہ حکماً خدا تعالےٰ نے اپنے راز و نیاز کی باتیں بنی نوعِ انسان کو بتانے پر پابند فرمادیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ ورنہ وہ بتاتے تو پتہ چلتا لوگوں کو کہ اتنا حسین ہے اور ایک نبی؛ اس شان کا نبی جو اس قدر منکسر المزاج ہو۔ اُس کی زندگی کا نمایاں پہلو یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے حُسن پر پردے ڈالتا چلا جاتا ہے۔ اور اپنی کمزوریوں کو چھپاتا نہیں۔ اور یہی بنیادی فرق ہے مادہ پرست اور خدا پرست میں۔ مادہ پرست اپنی کمزوریوں پر پردے ڈالتا چلا جاتا ہے۔ اور اپنے معمولی سے حُسن کو بھی اُچھالتا اور دکھاتا اور اُس کی نشو و نما کرتا ہے۔ اور پبلسٹی (PUBLICITY) اُس کی زندگی کے ہر شعبے کا جزوِ لاینفک بن جاتی ہے۔

تو خدا تعالےٰ نے حکماً حضرت اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پابند فرمایا کہ تیری ایسی خوبیاں جو میری نظر میں ہیں تیرے غلاموں کا بھی حق ہے کہ اُن کو پتہ چلے۔ اس لئے کہ تا وہ تیری پیروی کرکے مجھ تک پہنچنا سیکھ جائیں۔ اُن میں سے ایک یہ تھا کہ اپنا سب کچھ دیدو۔ چنانچہ

انبیاءؑ کی یہ سُنّت ہے

کہ وہ اپنا سب کچھ دینے کی خاطر، یہ سوچتے سوچتے کہ ہم اَور کیا دیں اور کیا دیں، اپنی اولادیں بھی پیش کرتے ہیں۔ اور بعض دفعہ اولاد پیدا ابھی نہیں ہوتی وہ پیش کر رہے ہوتے ہیں۔ ابرار کی بھی یہ سُنّت ہے انبیاء کے علاوہ۔ جیسے حضرت مریمؑ کی والدہ نے یہ اِلتجا کی خدا سے:

رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ (آلِ عمران ۳ : ۳۶)

کہ اَے میرے ربّ! جو کچھ بھی میرے پیٹ میں ہے میں تیرے لئے پیش کر رہی ہوں۔ مجھے نہیں پتہ کیا چیز ہے۔ لڑکی ہے یا لڑکا ہے۔ اچھا ہے یا بُرا ہے۔ وہ جو کچھ ہے سب کچھ تجھے دے رہی ہوں۔ فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ۔ مجھ سے قبول فرما۔ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ تُو بہت ہی سُننے والا اور جاننے والا ہے۔ یعنی سُنتا ہے اور علم رکھتا ہے۔ اس مضمون کا الگ تعلق ہے۔ اس نے اس کی تفسیر میں جانے کی ضرورت نہیں۔ مگر بہرحال یہ دُعا حضرت مریمؑ کی والدہ، آلِ عمران کی خدا تعالیٰ کو ایسی پسند آئی کہ اسے قرآن کریم میں آئندہ نسلوں کے لئے محفوظ کرلیا۔ اور پھر حضرت ابراہیمؑ کی دُعا اپنی اولاد کے متعلق اور دُوسرے انبیاء کی دُعائیں اپنی اولاد کے متعلق۔ یہ ساری بھی قرآن کریم نے محفوظ فرمائیں۔ بعض جگہ ظاہر طور پر آپ کو وقف کا مضمون نظر نہیں آئے گا۔ جیسا کہ یہاں آیا ہے مُحَرَّرًا۔ اَے خدا! میں تیری راہ میں بچے کو وقف کرتی ہوں۔ لیکن بسا اوقات آپ کو یہ دُعا نظر آئے گی کہ اَے خُدا! جو نعمت تُو نے مجھے دی ہے وہ میری اولاد کو بھی دے۔ اور اُن میں بھی یہ انعام جاری فرما۔ حضرت ابراہیمؑ نے اس رنگ میں دُعا کی۔ لیکن حقیقت میں اگر آپ غور کریں تو جو انعام مانگا جارہا ہے وہ وقفِ کامل ہے۔

کامل وقف کے سوا نبوّت مل نہیں سکتی

اور سب سے زیادہ بنی نوعِ انسان سے آزاد یعنی مُحَرَّر اور خُدا کی غلامی میں جکڑا جانے والا نبی ہوتا ہے۔ تو امرِ واقعہ یہ ہے کہ جب کوئی شخص یہ دُعا کرتا ہے کہ میری اولاد میں نبوّت کو جاری فرما تو اس دُعا کا حقیقی معنی یہ ہے کہ میری اولاد کو ہمیشہ میری طرح غلام در غلام بناتا چلا جا۔ اپنی محبت میں، اپنی اطاعت میں جکڑتا چلا جا۔ اتنا کامل طور پر جکڑ لے کہ اُن میں کوئی بھی آزادی کا پہلو نہ رہے۔

تو مُحَرَّر کے مقابل پر دُنیا سے آزاد کرکے میں تیرے سپرد کرتی ہوں یہ مضمون اَور بھی زیادہ بالا ہے وقف کا کہ میری اولاد کو تو اپنی غلامی میں جکڑلے۔ اور کوئی پہلو بھی اُن کا آزاد نہ رہنے دے۔ بہرحال یہ بھی ایک پہلو ہے کہ جو کچھ تھا وہ تو دیا خدا کی راہ میں۔ لیکن جو ابھی ہاتھ میں نہیں آیا وہ بھی پیش کرنے کی تمنّا رکھتے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی چلہ کشی کی اسی مضمون میں، چالیس دن گریہ وزاری کرتے رہے دن رات کہ اے خدا! مجھے اولاد دے اور وہ دے جو تیری غلام ہو جائے۔ میری طرف سے تحفہ ہو تیرے حضور۔

پس میں نے یہ سوچا کہ ساری جماعت کو میں اس بات پر آمادہ کروں کہ اگلی صدی میں داخل ہونے سے پہلے جہاں رُوحانی اولاد بنانے کی کوشش کر رہے ہیں دعوت الی اللہ کے ذریعے، وہاں

اپنے آئندہ ہونے والے بچوں کو ابھی سے خدا کی راہ میں وقف کر دیں

اور یہ دُعا مانگیں کہ اَے خدا ہمیں ایک بیٹا دے۔ لیکن اگر تیرے نزدیک بیٹی ہونا ہی مقدر ہے تو ہماری بیٹی بھی تیرے حضور پیش ہے۔ مَا فِیْ بَطْنِیْ۔ جو کچھ بھی میرے بطن میں ہے۔ یہ مائیں دُعائیں کریں۔ اور والدین بھی ابراہیمی دُعائیں کریں کہ اَے خُدا! انہیں اپنے لئے چُن لے، اپنے لئے خاص کرلے، تیرے ہو کے رہ جائیں۔ اور آئندہ صدی میں ایک عظیم الشان بچوں کی فوج، ساری دُنیا سے اس طرح داخل ہو رہی ہو کہ وہ دُنیا سے آزاد ہو گئی ہو۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خُدا کی غلام بن کے اُس صدی میں داخل ہو رہی ہو۔ چھوٹے چھوٹے بچے، یہ ہم خُدا کے حضور تحفہ پیش کر رہے ہوں۔ اور اس کی شدید ضرورت ہے۔ آئندہ سو سالوں میں جس کثرت سے اسلام نے ہر جگہ پھیلنا ہے وہاں لاکھوں تربیت یافتہ غلام چاہئیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خدا کے غلام ہوں۔ واقفینِ زندگی چاہئیں کثرت کے ساتھ اور

ہر طبقہ زندگی سے واقفینِ زندگی چاہئیں

ہر مُلک سے واقفینِ زندگی چاہئیں۔

اس سے پہلے جو ہم تحریک کرتے رہے ہیں، بہت کوشش کرتے رہے ہیں لیکن اب بالعموم بعض خاص طبقوں نے عملاً اپنے آپ کو وقفِ زندگی سے مستثنیٰ سمجھا ہے۔ اور جتنے جو واقفین، سلسلہ کو ملتے رہے ہے وہ زندگی کے ہر طبقہ سے نہیں آئے۔ بعض بہت صاحبِ حیثیت، لوگوں نے بھی اپنے بچے پیش کئے۔ لیکن بالعموم دُنیا کی نظر میں جس طبقے کو عموماً بہت زیادہ عزت سے نہیں دیکھا جاتا، درمیانہ درجے کا جو طبقہ ہے غریبانہ اُس میں سے وہ بچے پیش ہوتے رہے ہیں۔ اس طبقے سے اُن واقفینِ زندگی کا آنا اُن واقفینِ زندگی کی عزت بڑھانے کا موجب ہے۔ عزت گرانے کا موجب نہیں۔ لیکن دوسرے طبقوں

نہ آنا اُن طبقوں کی عزت گرانے کا ضرور موجب ہے۔ پس مَیں اس پہلو سے مضمون بیان کر رہا ہوں۔ ہرگز کوئی یہ غلط فہمی نہ سمجھے کہ نعوذ باللہ من ذالک، جماعت محروم رہ جائے گی اور جماعت کی عزت میں کمی آئے گی اگر [illegible] عزت والے لوگ اپنے بچے وقف نہ کریں۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اُن خاندانوں کی عزتیں باقی نہیں رہیں گی۔ جو بظاہر دُنیا میں معزز ہیں۔ اور خدا کے نزدیک وہ خود اپنے آپ کو آئیندہ ذلیل کرتے چلے جائیں گے۔ اگر خدا کے حضور انہوں نے اپنے بچے پیش کرنے کا گُر نہ سیکھا۔ اور یہ سُنّتِ انبیاء ہے۔ انبیاء کے بچوں سے زیادہ معزز اور کوئی بچے دُنیا میں نہیں ہو سکتے۔ اور انہوں نے اس عاجزی سے وقف کئے ہیں، اس طرح منتیں کر کے وقف کئے ہیں۔ اس طرح گریہ وزاری کے ساتھ دُعائیں کرتے ہوئے، روتے ہوئے وقف کئے ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے اُن کو دیکھ کر۔

پس اگلی صدی کو شدید ضرورت ہے کہ جماعت کے ہر طبقے سے کثیر تعداد میں واقفین زندگی اس صدی کے تحفہ دراصل خدا کے حضور تحفہ پیش کر رہے ہونگے لیکن استعمال تو اُس صدی کے لوگوں نے کرنا ہے۔ بہرحال یہ تحفہ ہم اُس صدی کو بھیجنے والے ہوں۔ اس لئے جن کو بھی توفیق ہے وہ اس تحفے کے لئے تیار ہو جائیں۔ ہو سکتا ہے اسی نیّت کی:

اس نذر کی برکت سے

بعض ایسے خاندان جن میں اولاد نہیں پیدا ہو رہی یا ایسے میاں بیوی جو اولاد سے محروم ہیں اللہ تعالیٰ اس قربانی کی روح کو قبول فرماتے ہوئے اُن کو بھی اولاد دیدے۔ خدا تعالیٰ اس سے پہلے یہ کر چکا ہے۔ جب انبیاء اولاد کی دُعائیں مانگتے ہیں وقف کی خاطر مانگتے ہیں تو بعض دفعہ بڑھاپے میں بھی اُن کو اولاد ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں بھی ہو جاتی ہے کہ بیوی بھی بانجھ اور خاوند بھی بانجھ۔ حضرت زکریا کو دیکھیں۔ کس شان کی دُعا کی تھی۔ یہ عرض کرتے ہیں کہ اے خدا میں تو بوڑھا ہو گیا ہوں میرا سر بھڑک اُٹھا ہے بڑھاپے سے شعلوں سے، ہڈیاں تک گل گئیں اور میری بیوی بھی عاقر ہے۔ یعنی اُس میں بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت ہی کوئی نہیں۔ لیکن میری یہ تمنا ہے کہ میں تیری راہ میں ایک بچہ پیش کروں۔ اس لئے میری تمنا کو قبول فرما۔ ولم اکن بدعائک رب شقیا۔ (مریم ۵:۱۹) اے میرے رب مَیں تیرے حضور یہ دُعا کرتے کبھی بھی مایوس نہیں ہوا۔ مَیں کبھی کبھی کسی دُعا میں کبھی تیرے حضور مایوس نہیں ہوا۔ "شقیا" کا لفظ حیرت انگیز فصاحت و بلاغت رکھتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اے خدا مَیں ایسا بدبخت تو نہیں کہ تیرے حضور دُعا کر رہا ہوں اور مایوس ہو جاؤں اور تھک جاؤں۔ اس عظمت کی اس درد کی دُعا تھی کہ اسی وقت دُعا کی حالت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم نے تجھے یحیٰی کی خوشخبری دی۔ خود اُس کا نام رکھا اور اس میں بھی ایک عظیم الشان خدا کے پیار کا اظہار ہے۔ عجیب کتاب ہے قرآن کریم۔ ایسی ایسی پیار کی ادائیں سکھاتی ہے کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے۔ آپ کے ہاں بچہ پیدا ہوتا ہے آپ سوچتے ہیں کس سے نام رکھواؤں۔ اور اسی جذبے سے جو للہی محبت جماعت احمدیہ کو خلیفۂ وقت سے ہوتی ہے بعض لوگ بلکہ بڑی کثرت سے لوگ مجھے لکھتے ہیں کہ نام رکھو۔ تو اللہ تعالیٰ نے پیشتر اس کے کہ حضرت زکریا کہتے کہ اے خدا میں اس کا کیا نام رکھوں یا سوچتے کہ مَیں کیا نام رکھوں، خوشخبری کے ساتھ ہی فرمایا۔ اسے کے [illegible] ہم رکھ رہے ہیں نام۔ وہ پیار حضرت زکریا سے تھا اور حضرت زکریا کی دُعا سے پیار تھا۔ پس اس رنگ میں آپ اگلی صدی میں جب خدا کے حضور تحفہ بھیجنے والے ہیں یا بھیج رہے ہیں مسلسل الحمد للہ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بے شمار چندے دے رہے ہیں۔ مالی قربانیاں کر رہے ہیں وقت کی قربانیاں کر رہے ہیں۔ واقفین زندگی ہیں۔ تو

ایک تحفہ جو مستقبل کا تحفہ ہے

وہ باقی رہ گیا تھا۔ مجھے خدا نے یہ توجہ دلائی کہ مَیں آپ کو بتا دوں۔ کہ آئیندہ دو سال کے اندر یہ عہد کر لیں کہ جس کو بھی جو اولاد نصیب ہو گی وہ خدا کے حضور پیش کر دے گا۔ اور اگر آج کچھ مائیں حاملہ ہیں، تو وہ بھی اس تحریک میں اگر پہلے شامل نہیں ہو سکی تھیں یعنی بچے کی آغاز پیدائش سے پہلے تو اب ہو جائیں۔ اور وہ بھی یہ عہد کر لیں۔ لیکن ماں باپ کو مل کر کرنا ہو گا۔ دونوں کو اکٹھے فیصلہ کرنا چاہیئے تاکہ اس سلسلے میں پھر یکجہتی پیدا ہو۔ اولاد کی تربیت میں اور بچپن سے ہی اُن کی اعلیٰ تربیت کرنی شروع کر دیں۔

اور اعلیٰ تربیت کے ساتھ اُن کو بچپن سے ہی اس بات پر آمادہ کرنا شروع کریں۔ کہ تم ایک عظیم مقصد کے لئے ایک عظیم الشان وقت میں پیدا ہوئے ہو۔ جب کہ غلبۂ اسلام کی ایک صدی غلبۂ اسلام کی دوسری صدی سے مل رہی تھی۔ اُس جوڑ پر تمہاری پیدائش ہوئی ہے۔ اور اس نیّت اور دُعا کے ساتھ ہم نے تمہیں مانگا تھا خدا سے کہ اے خدا! تم آئیندہ نسلوں کی تربیت کے لئے اُس کے عظیم الشان مجاہد بن جاؤ۔ اگر اس طرح دُعائیں کرتے ہوئے لوگ اپنے آئیندہ بچوں کو وقف کریں گے تو مجھے یقین ہے کہ بہت ہی حسین اور بہت ہی پیاری نسل ہماری آنکھوں کے سامنے دیکھتے دیکھتے اپنے آپ کو خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہو گی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

غائبانہ نماز جنازہ:-

ہماری جماعت کے ایک بہت ہی مخلص ہر دلعزیز خادم انگلستان کی جماعت کے بہت ہی معروف پُرانے خادم ہیں یعنی ہدایت اللہ صاحب بنگوی، اُن کی درخواست آئی ہے کہ مکرمہ فضل بی بی صاحبہ جو اُن کی تایا زاد بہن اور بھابی تھیں اور موصیہ تھیں اور بہت ہی مخلص فدائی احمدی تھیں۔ وہ بہت دُعاگو اور بزرگ خاتون تھیں، ۹۲ سال کی عمر میں وفات پا گئی ہیں۔ کہ اُن کی نمازِ جنازہ غائب پڑھائی جائے۔ ان کے ساتھ ہی تین اور جنازوں کی بھی اطلاع ملی ہے وہ بھی ان کے ساتھ ہی نماز جنازہ غائب ہو گی۔

عنصری بیگم صاحبہ موصیہ تھیں، قاضی رشید الدین صاحب واقف زندگی پینشنر ربوہ کی اہلیہ تھیں، بشیر بیگم صاحبہ چوہدری محمد نواز صاحب چک نون پنیار ضلع سرگودھا کی اہلیہ تھیں اور مکرم سردار احمد صاحب .... ضلع گجرات کے ممبر تھے۔ جماعتِ احمدیہ کے۔ ان کی تفصیل مجھے بتائی نہیں گئی لہٰذا تعارف پتہ نہیں ان کا۔ بہرحال ان سب کی نمازِ جنازہ غائب انشاء اللہ جمعے کے معاً بعد ہو گا۔

نتیجہ انعامی مقالہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ
سال ۱۹۸۵-۸۶ء

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ۱۹۸۵-۸۶ء کے لئے مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کو انعامی مقالہ تحریر کرنے کے لئے درج ذیل عنوان دیا تھا۔

"نماز مومن کی ظاہری اور باطنی ترقیات کا زینہ ہے"

اس مقالہ میں مندرجہ ذیل خدام نے پوزیشن حاصل کی ہے۔ خدا تعالیٰ یہ کامیابی ان کے لئے مبارک کرے۔

(۱) اوّل — مکرم حامد اللہ صاحب غوری یادگیر
(۲) دوم — " خالد محمود صاحب قادیان
(۳) سوم — " سید ثناء اللہ صاحب رائے درگی یادگیر

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ایک غلط فہمی کا ازالہ

از محترم مولوی عبدالرشید صاحب ضیاء انچارج احمدیہ مشن جموں

دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے ترجمان پندرہ روزہ "تعمیر حیات" کے شمارہ ۱۱ جلد ۲۴ اشاعت ۱۰ اپریل ۱۹۸۷ء میں مولانا ابوالحسن علی صاحب ندوی کی تقریر کی آخری قسط بعنوان "نبی خاتم و دین کامل" صفحہ ۵ تا ۷ پر شائع ہوئی ہے۔

جہاں تک اس امر کا سوال ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور اسلام کامل مذہب ہے۔ اس میں جماعت احمدیہ کا دوسرے مسلمانوں سے کوئی اختلاف نہیں ہے۔ کیونکہ دین مکمل ہو چکا ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور نیا دین اور نیا پیغام لانے میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی آخری پیغمبر ہیں۔ ان معنوں سے جماعت احمدیہ کو اتفاق ہے۔ چنانچہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں:-

"اللہ وہ ذات ہے جو رب العالمین، رحمٰن اور رحیم ہے۔ جس نے آسمان اور زمین کو چھ دن میں بنایا اور آدم کو پیدا کیا اور رسول بھیجے اور کتابیں بھیجیں اور سب کے آخر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا جو خاتم الانبیاء اور خیر الرسل ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۱)

پھر اس تقریر میں مولانا ابوالحسن علی صاحب ندوی نے یہ کوشش کی ہے کہ احمدیت کو ایک مستقل مذہب اور متوازی دین کی حیثیت سے ثابت کیا جائے اور اس کی بنیاد نئی شریعت پر قرار دی جائے۔ یہ نتیجہ جو انہوں نے نکالنا چاہا ہے اس میں انہوں نے سراسر حق و انصاف کا خون کیا ہے اور غلط بات بیان کی ہے۔ اور دوسروں کو بھی غلط فہمی میں ڈالنے کی کوشش کی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا مذہب دین اسلام ہی ہے اور آپ کا کبھی جدید شریعت لانے کا دعویٰ نہیں ہے۔ البتہ ایسا الزام آپ کے معاندین آپ کے خلاف غلط فہمی اور بدگمانی پھیلانے کے لئے ضرور لگاتے ہیں۔ جس کے جواب میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے ہمیشہ ایسے دعویٰ سے انکار کیا ہے۔ اور زوردار الفاظ اور واشگاف طور پر ایسے الزام کی تردید فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ وہ ہمارا عقیدہ ہے اور جس خدا کی کلام یعنی قرآن کو پنجہ مارنا حکم ہے ہم اس کو پنجہ مار رہے ہیں اور فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح ہماری زبان پر حسبنا کتاب اللہ ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح اختلاف اور تناقض کے وقت جب حدیث اور قرآن میں پیدا ہو قرآن کو ہم ترجیح دیتے ہیں۔ بالخصوص قصوں میں جو بالاتفاق نسخ کے لائق بھی نہیں ہیں۔ اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائک حق، اور حشر اجساد حق، اور روز حساب حق، اور جنت حق اور جہنم حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جل شانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص شریعت اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرے یا ایک ذرہ زیادہ کرے یا ترک فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور اسی پر مریں۔ اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے ان سب پر ایمان لاویں۔ اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالحین کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا اور وہ امور جو اہل سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں ان سب کا ماننا فرض ہے۔ اور ہم آسمان و زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے۔"

(ایام الصلح صفحہ ۸۶-۸۷)

اس عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اسلام کے بالمقابل کسی متوازی دین یا شریعت جدیدہ کا دعویٰ نہیں کیا۔ مگر صرف اور صرف بانی سلسلہ احمدیہ کے خلاف غلط فہمی پھیلانے اور آپ کی جماعت سے لوگوں کو بدگمان کرنے کے لئے مولانا ابوالحسن علی صاحب ندوی نے اپنی تقریر میں احمدیت کو ایک متوازی امت اور ایک مستقل دین کی حیثیت سے بیان کیا اور احمدیت کو ایک خطرناک فتنہ کہا ہے۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ علماء کے ایک گروہ کے لئے جو امت میں فساد برپا کرنے کی خاطر خلاف حقیقت توجیہات کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ذیل کے الفاظ میں تحدید فرمائی ہے۔ لہٰذا علماء کرام کو اپنے منصب و مقام کو سمجھنا چاہیئے۔

عُلَمَاءُهُمْ شَرٌّ مَنْ تَحْتَ
اَدِيْمِ السَّمَاءِ تَخْرُجُ مِنْهُمُ
الْفِتْنَةُ ثُمَّ تَعُوْدُ فِيْهِمْ۔

(مشکوٰۃ المصابیح)

اس کے بعد مولانا ندوی صاحب نے اپنی اس تقریر میں قادیانیت کا پس منظر شعائر کے مقابل شعائر اور قبلہ کے مقابل قبلہ اور مقدسات کے مقابل مقدسات کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ ہر چیز انہوں نے متبادل دی ہے یہاں تک کہ اسلامی تقویم کے قمری و ہجری مہینوں کے مقابل میں انہوں نے مہینوں کے نئے نام رکھے ہیں۔

اس کے جواب میں عرض ہے کہ جہاں تک مقدس مقامات کا سوال ہے یہ امر واضح ہے کہ مسلمانوں نے پیروں اور مشائخ کی خانقاہوں کو بھی مقامات مقدسہ قرار دیا اور ہر سال وہاں عرسوں کی محفلیں قائم کرتے ہیں۔ اور ان مشائخ کے مقامات کے ساتھ "شریف" کا لفظ بڑھا کر ان کی تقدیس بیان کرتے ہیں۔ تو قادیان کو مسیح موعودؑ کے ظہور پر مرکز اسلام بن جانے کی وجہ سے اگر احمدی مقدس جانتے ہیں تو اس سے یہ کیسے لازم آگیا کہ یہ ایک نئے دین بن جانے کی علامت ہے۔

اسی طرح شمسی تقویم کے جاری کرنے سے احمدیت کس طرح مستقل مذہب بن گیا۔ جب کہ اس تقویم میں مہینوں کے جو نام رکھے گئے ہیں وہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں پیش آنے والے اہم اور تاریخی واقعات سے متعلق ہیں۔ ان کا اشارہ احمدیت یا بانی سلسلہ احمدیہ کی زندگی میں پیش آنے والے کسی واقعہ سے نہیں ہے۔ پھر یہ تقویم اس لئے جاری کی گئی تاکہ تاریخ اسلام سے فائدہ اٹھایا جائے کیونکہ ہجری قمری سنہ سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ فلاں واقعہ کس موسم میں پیش آیا۔ آیا وہ گرمی کا موسم تھا یا سردی کا موسم۔ ان مہینوں سے احمدیت کے کسی مستقل دین ہونے کا وہم پیدا نہیں ہو سکتا۔ مگر تعصب ایسی بلا ہے کہ اس کی وجہ سے خوبی بھی بعض کو عیب دکھائی دینے لگ جاتی ہیں اور رہا بات قبلہ کے مقابل قبلہ کی تو یہ سراسر غلط الزام ہے۔ احمدی لوگ اسی قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں جس کی طرف تمام دنیا میں بسنے والے مسلمان پڑھتے ہیں۔ اس کے علاوہ احمدیوں کا کوئی قبلہ نہیں ہے۔ اس جگہ سوائے لعنت اللہ علی الکاذبین کے اور کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

اور اسی تقریر میں مولانا ندوی صاحب نے یہ کوشش بھی کی ہے کہ کسی طرح یہ ثابت کیا جائے کہ احمدیت انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہے۔

کاش! ندوی صاحب! بانی سلسلہ احمدیہ کی ان تحریرات کو جن میں آپ نے انگریزی حکومت کی تعریف و حمایت کا ذکر فرمایا ہے اس تاریخی پس منظر میں مطالعہ کرتے جو سکھوں کے دور حکومت میں مظالم اور مصائب مسلمانوں کو درپیش تھے۔ مسلمان اس وقت گویا جلتے تنور میں تھے۔ بالخصوص پنجاب کے مسلمان جو ایک عرصہ سے سکھوں کے ظلم و ستم کا تختۂ مشق بنے چلے آ رہے تھے اور انہوں نے انگریزی

سلطنت میں سکھوں کا سانس لیا اور مذہبی آزادی پاکر انہوں نے انگریزی حکومت کو ایک نعمت سمجھا۔ ان حالات میں اگر بانی احمدیت انگریز کی مخالفت کرتے تو یہ امر سکھ مظالم کی تائید و حمایت کے مترادف ہوتا۔

باقی رہا انگریزوں کے "خود کاشتہ پودا" ہونے کے بارے میں جو حوالہ تبلیغ رسالت جلد ۷ صفحہ ۱۹ سے ندوی صاحب نے پیش کیا ہے۔ اس میں نہ تو جماعت کو انگریزوں کا خود کاشتہ کہا گیا ہے نہ کسی خوشامد و چاپلوسی سے کام لیا گیا ہے بلکہ اس حقیقت کا اظہار کیا گیا ہے کہ آپ کا خاندان شروع سے وفادار رہا ہے۔ لہٰذا گورنمنٹ کو آپ اور آپ کی جماعت کے متعلق کسی شبہ میں نہیں پڑنا چاہیئے۔ بلکہ عنایت و مہربانی کی نظر سے دیکھنا چاہیئے۔ کیونکہ آپ خود بھی وفادار ہیں اور آپ کا خاندان بھی وفادار رہا ہے۔ اور آپ کی جماعت بھی وفادار ہے۔ یہ تحریر بھی صرف اسی غرض کے پیش نظر لکھوائی گئی تا اس سے اس غلط پراپیگنڈہ کا ازالہ ہو جائے جو مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے کیا تھا کہ "مرزا صاحب باغی ہیں اور مہدی سوڈانی سے بھی خطرناک ثابت ہوں گے" وغیرہ وغیرہ اور یہی جذبہ وفاداری اور اخلاص کا ندوی صاحب کے سب بزرگوں میں بھی کارفرما تھا۔ مگر پھر بھی ندوی صاحب معترض ہیں۔

نیز سوچنے والی بات یہ ہے کہ یہ کیسے ممکن تھا کہ انگریز آپ کو کھڑا کرتے اور آپ مسیح موعود ہونے کا دعویٰ ان کے کہنے پر کرتے۔ جب کہ اس دعویٰ کی صداقت کے لئے وفات مسیح بنیادی دلیل ہے۔ اور عیسائی مذہب اسی کی وجہ سے خطرے میں پڑ گیا تھا۔ حالانکہ بانی سلسلہ احمدیہ کے دعویٰ سے قبل انگلستان سے پادری صاحبان برصغیر میں عیسائیت پھیلانے کے لئے آئے تھے۔ مگر آپ نے جب پادریوں کو للکارا تو وہ ہندوستان چھوڑ کر چلے گئے۔ اور اب یہ حالت ہے کہ عیسائی ممالک میں برصغیر ہند و پاک سے اسلام کے مبشرین اور واعظین جاتے ہیں۔ جو لاکھوں عیسائیوں کو آغوش اسلام میں لاتے ہیں۔ مگر پھر بھی یہی کذب بیانی جاری ہے کہ احمدیت انگریزوں کا "خود کاشتہ پودا ہے"

بفرض محال اگر یہی صورت حال ہے تو انگریز سے زیادہ دنیا میں کوئی بے وقوف اور احمق نہیں ہوگا۔ جو اپنے ہی ہاتھوں اپنے راستے میں کانٹے بو دے۔ ظاہر ہے یہ الٹی منطق مولویوں کی اپنی من گھڑت ہے۔

کاش مولانا ابوالحسن علی صاحب ندوی جماعت احمدیہ کے خدمت اسلام کے کارناموں کا تذکرہ اپنے اسلاف کی تحریرات کی روشنی میں ہی مطالعہ کرتے کہ ان کے اسلاف احمدیت کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔ اگر ان کو موقعہ نہیں ملا ہے۔ تو ان کے علم کے لئے درج ذیل حوالہ آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی ہے۔

اخبار زمیندار لاہور لکھتا ہے۔

"گھر بیٹھ کر احمدیوں کو برا بھلا کہہ دینا آسان ہے لیکن اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ یہی ایک جماعت ہے جس نے اپنے مبلغین انگلستان میں اور دیگر یورپین ممالک میں بھیج رکھے ہیں۔ کیا ندوۃ العلماء۔ دیوبند، فرنگی محل اور دوسرے علمی اور دینی مرکزوں سے یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ بھی تبلیغ و اشاعت حق کی سعادت میں حصہ لیں"

(زمیندار دسمبر ۱۹۲۶ء)

پس مولانا ابوالحسن علی صاحب ندوی کے لئے مقام غیرت و عبرت ہے کہ ندوۃ العلماء اور دیگر اسلامی اداروں کو آج ۱۹۸۷ء تک بھی احمدیت کو برا بھلا کہنے کے سوا اور کوئی کام نہیں۔ پس ایسے عالم دین کا جب یہ حال ہے کہ وہ غلط بیانیوں سے کام لے اور غلط فہمی پیدا کرنے کے لئے عبارات کو توڑ مروڑ کر پیش کرے تو دوسرے علماء سے کیا توقع کی جاسکتی ہے!

کاش ان علماء کو کوئی خدمت اسلام کی توفیق ملتی ٭

درخواست دعا

حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب رضی اللہ عنہ کے نواسے داماد محترم ڈاکٹر محمد حسین صاحب ساجد مقیم امریکہ دل کے آپریشن کے بعد سے مکمل طور پر صحتیاب نہیں آجکل اور آئے دن کوئی نہ کوئی پیچیدگی ہو جاتی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ خاکسار کے بہنوئی صاحب موصوف کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے دعا کریں۔ خاکسار۔ حافظ صالح محمد الہ دین سکندرآباد

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدوں کی ادائیگی کے لئے درخواست

جماعت کے جن مخلصین نے صد سالہ جوبلی فنڈ کے وعدے کر رکھے ہیں ان میں سے بعض نے تو سو فیصدی ادائیگی کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور ان کے اموال اور نفوس میں خیر و برکت عطا کرے۔ بعض دوست قسط وار ادائیگی کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بھی اپنے فضلوں اور انعامات سے نوازے اور جلد تکمیل وعدہ کی توفیق بخشے۔

مگر بعض دوست ایسے بھی ہیں جن کی ادائیگی حسب وعدہ نہیں ہو رہی ہے ایسے دوستوں۔ عزیزوں۔ بزرگوں اور بہنوں کی خدمت میں فرداً فرداً یاد دہانی بھجوائی جا رہی ہے۔ اور اس اعلان کے ذریعہ سے بھی ان سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے وعدہ کے مطابق ادائیگی کر کے اللہ تعالیٰ کے افضال اور انعامات کے وارث بنیں غلبہ اسلام کے اس عظیم الشان منصوبہ میں ان کی یہ مالی قربانی اسلام کی ترقی اور فتح کے دن قریب تر لانے اور ان کے خاندان اور ان کی نسلوں کے لئے خیر و برکت بنے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی روشنی میں جوبلی فنڈ کے کل وعدے ۱۹۸۷ء ختم ہونے سے پہلے پہلے سو فیصدی وصول ہو جانے چاہئیں تا صد سالہ جوبلی فنڈ کے منصوبوں کی تکمیل جشن صد سالہ جوبلی سے پہلے ممکن ہو سکے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

صدر لجنہ اور سیکرٹری ناصرات متوجہ ہوں

(۱) :- لجنہ کی مجالس شوریٰ کے موقعہ پر یہ ہدایت کی گئی تھی کہ ناصرات الاحمدیہ کی تعداد مع کوائف تعلیم القرآن۔ نماز سادہ اور باترجمہ مرکز میں ریکارڈ کروائی جائے۔ تا اس کی روشنی میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ناصرات الاحمدیہ بھارت کی رپورٹ ارسال کی جا سکے۔ ناصرات الاحمدیہ کی تمام سیکرٹریز کو اس کے متعلق سرکلر بھی بھیجا گیا۔ سوائے چند ناصرات کے کسی نے توجہ نہیں دی۔ جہاں لجنہ قائم ہے اور ناصرات کی تنظیم نہیں ہے ان کو بھی توجہ دلائی گئی تھی کہ وہ اپنی ناصرات کی تعداد مع کوائف مذکورہ بالا ارسال کریں۔ مہربانی کر کے جلد از جلد یہ تفصیل بھجوا دیں۔ تاکہ حضور انور کی خدمت میں رپورٹ ارسال کی جا سکے۔

تعداد بھجوانے والی ناصرات کے نام۔ سکندرآباد۔ شیموگہ

(۲) :- جون کے آخری اتوار کو تمام ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ دینی امتحان ہو گا۔ امتحان دینے والی ناصرات کی تعداد صرف دو جگہ سے آئی ہے۔ باقی لجنات اپنی ناصرات کی تعداد جلد بھجوائیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

خصوصی دعا کی درخواست

تقریباً سوا سال کے عرصہ سے گلبرگہ (کرناٹک) میں مقررہ موسم پر بارش نہ ہونے کے سبب فصلوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ اور شہر کے باشندے پینے کے پانی کے لئے بھی ترس رہے ہیں۔ ہر چند کہ حکومت اپنی طرف سے ممکنہ کوشش کر رہی ہے۔ لیکن پانی کی قلت دن بدن بھیانک شکل اختیار کر رہی ہے۔ اب بجز دعا کے کوئی چارہ نہیں ہے اور یہ ہتھیار صرف احمدیوں کے پاس ہی ہے۔ لہٰذا خاکسار احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس شہر سے مصیبت کو ٹال دے اور نوع انسان اور دیگر مخلوق پر رحم فرماتے ہوئے باران رحمت نازل فرمائے۔ آمین

خاکسار۔ قریشی عبدالحکیم احمدی گلبرگہ

پینگال (اڑیسہ) میں مجالس انصار اللہ اڑیسہ کا ساتواں کامیاب سالانہ اجتماع

علماء سلسلہ و دیگر نمائندگان کی روحانی ماحول میں پُر مغز تقاریر

رپورٹ مرتبہ: ـ مکرم سید مذکر الدین احمد صاحب

حسبِ سابق امسال مجالس انصار اللہ اڑیسہ کا دو روزہ سالانہ اجتماع ۱۴ اور ۱۵ اپریل ۱۹۸۷ء کو انتہائی روحانی ماحول میں بمقام پینگال منعقد ہوا۔ مکرم سید غلام مصطفےٰ صاحب ناظم انصار اللہ ضلع کٹک نے اس اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب بنانے کی سعی بلیغ کی۔ چنانچہ آنمحترم نے مکرم محمد ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ پینگال کی صدارت میں استقبالیہ کمیٹی تشکیل دی جو اجتماع کو کامیاب بنانے میں ممد و معاون ثابت ہوئی۔ اس اجتماع میں شمع احمدیت کے پروانے دور دراز کے سفر کی صعوبت برداشت کر کے شریک ہوئے۔ صوبہ اڑیسہ کی اکثر مجالس سے تقریباً ایک صد نمائندگان نے اجتماع میں شرکت کی۔ محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نائب صدر انصار اللہ مرکزیہ قادیان نے اس روحانی اجتماع میں شرکت فرما کر اپنی زریں نصائح کے ذریعہ انصار اللہ میں ایک نئی بیداری کی روح پھونک دی۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ اس اجتماع میں مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب مبلغ سلسلہ و مکرم مولوی اسمٰعیل خان صاحب مبلغ سلسلہ ورنگل نے بھی شرکت کی۔ مقام اجتماع شامیانے اور خوبصورت ٹیوب لائٹوں سے انتہائی خوبصورتی سے آراستہ و پیراستہ کیا گیا تھا۔

پہلا دن

پہلے دن کی کارروائی کا آغاز نماز تہجد با جماعت سے ہوا۔ جو مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے پڑھائی۔

اجلاس اوّل: ـ مکرم محمد ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ پینگال و صدر استقبالیہ کمیٹی کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی مکرم جمعہ خان صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ بعدہٗ محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے پرچم کشائی کی رسم ادا کی اور پرچم کشائی کے وقت احباب نے آہستہ آہستہ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم کا ورد والحاح سے کیا۔ مکرم جوگی خانصاحب زعیم مجلس انصار اللہ پینگال نے عہد نامہ دہرایا۔

استقبالیہ تقریر: ـ مکرم محمد ابراہیم صاحب صدر استقبالیہ کمیٹی نے محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ و دیگر مبلغین کرام و مندوبین کرام کا خیر مقدم کرتے ہوئے انصار اللہ کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی اور اس اجتماع کو ذکر الٰہی سے خاص طور پر معمور کرنے کی درخواست کی۔

پیغامات: ـ مکرم انیس الرحمٰن خان صاحب صدر جماعت احمدیہ کیرنگ نے محترم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کا محبت بھرا پیغام پڑھ کر حاضرین کو سنایا۔ آپ نے اپنے پیغام میں محبت [illegible] کے ساتھ ذکر الٰہی، مالی قربانی اور دعوت الی اللہ کے فرائض کی ادائیگی کے سلسلہ میں انصار اللہ کو خاص طور پر تلقین فرمائی اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب بنائے۔ آمین۔

افتتاحی خطاب: ـ محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان نے اپنے افتتاحی خطاب میں انصار اللہ کو عملی نمونہ پیش کرنے کی تلقین فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ انصار تبلیغ کو اپنا شعار بنائیں اور دعاؤں پر بھی خاص طور پر زور دیں۔ آپ نے انفرادی تبلیغ پر خاص طور سے زور دیا۔ اور انصار اللہ کے ذریعہ ہر جماعت میں اصلاح و ارشاد کے کاموں کو انتہائی اخلاص و محنت سے کرنے کی تلقین کی۔

رپورٹ کارگزاری بابت ۱۹۸۶ء: مکرم انیس الرحمٰن خان صاحب سابق ناظم اعلیٰ انصار اللہ اڑیسہ نے سالانہ کارگزاری رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ آپ نے اپنی رپورٹ میں مجالس انصار اللہ سونگھڑہ، کیرنگ، کٹک کی بے مثال خدمات کو سراہا۔ اور سال گزشتہ میں جماعت ہائے احمدیہ اڑیسہ کے کئی مخلص دوستوں کی وفات پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے ان کی مغفرت کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔ ان میں محترم شیخ عبد الرب صاحب بھدرک و شمس الدین صاحب کٹک و مکرم مولانا سید منیر الدین صاحب [illegible] ذکر ہیں۔ اس کے بعد تقاریر کا پروگرام شروع ہوا۔ پہلی تقریر سیرت حضرت سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت داعی الی اللہ کے موضوع پر مکرم مولوی عبد الحلیم صاحب مبلغ نے فرمائی۔ بعدہٗ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عنوان پر مکرم محمد عبد الرحمٰن صاحب پینگال نے تقریر کی۔

دوسرا اجلاس: ـ پہلے دن کا دوسرا اجلاس مکرم شیخ علی احمد صاحب ناظم ضلع پوری کی زیر صدارت بوقت ۳ بجے مکرم عبد الشکور صاحب کرداپلی کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔ مکرم عبد الحکیم خانصاحب بھدرکی نے نظم سنائی۔ بعدہٗ خاکسار سید مذکر الدین نے اسلام میں اختلافات کا آغاز اور اس کا انجام کے موضوع پر تقریر کی۔ دوسری تقریر موجودہ زمانہ کے بارے میں قرآن و حدیث کی پیشگوئیاں کے موضوع پر مکرم مولوی غضنفر محمد صاحب سابق مبلغ نے تقریر فرمائی۔ تیسری تقریر مکرم مولوی غلام ہادی صاحب معلم وقف جدید نے تبلیغ کی اہمیت کے عنوان پر کی۔ چوتھی تقریر مکرم غلام ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ کینڈراپاڑہ نے قبولیت دعا کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد مکرم فضل الرحمٰن خانصاحب نے اس اجتماع کے لئے جو اڑیہ نظم بنائی تھی نہایت خوش الحانی سے پڑھی۔ بعد صدارتی تقریر شام سات بجے جلسہ برخواست ہوا۔

دوسرا دن ـ پہلا اجلاس

دوسرے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی زیر صدارت مکرم انوار الحق صدر جماعت احمدیہ کٹک بلنیور قرآن مجید کی تلاوت سے شروع ہوئی جو مکرم شاہد الرسول صاحب سونگھڑہ نے کی اور مکرم عطاء الرحمٰن صاحب پینگال نے نظم پڑھی۔ بعدہٗ پہلی تقریر مکرم مولوی غلام ہادی صاحب معلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عظیم کارنامے کے عنوان پر کی۔ دوسری تقریر مکرم رحمت اللہ صاحب سورو ناظم ضلع بالاسور نے بعنوان صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی۔ تیسری تقریر مکرم علاء الدین صاحب شاہ قادری سونگھڑہ نے طلاق، خلع اور مطالبات جہیز وغیرہ کی ناپسندیدگی پر روشنی ڈالی۔ اس اجلاس کی چوتھی تقریر اطاعت امام کے موضوع پر مکرم بشیر الدین خان صاحب تارا کوٹی نے کی۔ پانچویں تقریر مکرم انیس الرحمٰن خانصاحب سابق ناظم انصار اللہ نے انصار اللہ کی ذمہ داریاں کے عنوان پر کی۔ صدارتی تقریر کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔

اختتامی اجلاس

اجتماع کا آخری اجلاس مکرم علاء الدین صاحب شاہ قادری کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم فضل الرحمٰن خان صاحب چودوار نے کی۔ مکرم شہباز خان صاحب نے نظم پڑھی۔ بعدہٗ محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے اجتماع سے خطاب فرمایا۔ اور موجودہ زمانہ میں اسلام و مسلمانوں کی زبوں حالی کا نقشہ کھینچتے ہوئے بتایا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بعثت اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی خاطر ہے۔ اور انصار اللہ پورے منظم طور سے تبلیغی مساعی اور دعاؤں کے ساتھ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کو قریب تر لانے میں ہمہ تن مصروف ہو جائیں۔ آپ نے ذکر الٰہی، دعا اور مالی قربانیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کے لئے تلقین کی اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ہر ناصر کو داعی الی اللہ بننے کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی۔ بعدہٗ مکرم مولوی اسمٰعیل خان صاحب مبلغ ورنگل نے ورنگل میں تبلیغ اسلام و احمدیت کے نہایت ایمان افروز واقعات سنائے۔ بعدہٗ مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب مبلغ نے احباب جماعت کو مؤثر انداز میں توجہ دلائی کہ حضور انور کے ارشادات کے مطابق اپنے اندر بیداری پیدا کریں اور اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی کوشش کریں۔ مکرم محمد انوار الحق صاحب نے تربیت اولاد کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم شیخ مختار حسین صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ آخر میں مکرم محمد ابراہیم صاحب صدر استقبالیہ کمیٹی نے علماء کرام اور تمام معزز مہمان کرام کا شکریہ ادا کیا اور منتظمین جلسہ کا بھی شکریہ ادا کیا۔ بعد صدارتی تقریر اجتماعی پرسوز دعا کے ساتھ یہ روحانی اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

دعا ہے کہ مولا کریم اس اجتماع کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

بعد نماز عشاء مجلس شوریٰ میں یہ طے پایا کہ آئندہ سال ماہ مارچ میں جماعت احمدیہ تارا کوٹ کے زیر اہتمام مجالس انصار اللہ اڑیسہ کا آٹھواں اجتماع منعقد ہوگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

شاہراہ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

جماعت احمدیہ سونگھڑہ کا دو روزہ سالانہ جلسہ

مکرم سید شاہد احمد صاحب سونگھڑہ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ سونگھڑہ کا جلسہ سالانہ بفضلہ تعالیٰ نہایت کامیابی کے ساتھ "احمدیہ عید گاہ" دعوال ساہی میں مورخہ ۱۸ و ۱۹ اپریل ۱۹۸۷ء بروز ہفتہ و اتوار منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں شرکت کیلئے کٹک بھوبنیشور کیندرا پاڑہ وغیرہ مقامات سے احباب جماعت و مستورات بھی تشریف لائیں۔

چنانچہ جلسہ سالانہ کا پہلا اجلاس ۱۸ اپریل کو بعد نماز مغرب و عشاء مکرم سید عبید السلام صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ کے زیر صدارت عزیزم سید انوار الدین احمد کی تلاوت کلام پاک و عزیز عبد العزیز خان صاحب کی نظم خوانی سے شروع ہوا۔ سب سے پہلے محترم مولوی سید فضل عمر صاحب کٹکی سابق مبلغ کی تقریر کے بعد مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب فاضل مبلغ سلسلہ محبد رک نے بزبان اڑیہ "موعود اقوام عالم از روئے ہندو دھرم" کے عنوان پر تقریر کی۔ جس میں موصوف نے ہندو مذہب کی کتب و رسائل سے موجودہ زمانہ کی صورت حال اور کلکی اوتار کی آمد کے متعلق نہایت دلچسپ دلائل پیش کئے۔ اس اجلاس کی آخری تقریر عزیز غلام حیدر خان صاحب کی اڑیہ نظم کے بعد مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج سرینگر و امیر صوبہ نے کی تھی۔ جس میں موصوف نے قرآن کریم۔ احادیث۔ اقوال بزرگان و دیگر مذاہب کی کتب سے وفات مسیح۔ اجرائے نبوت و صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نہایت عالمانہ تقریر کی بعد ازاں صدارتی خطاب کے ساتھ بعد دعا یہ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ سالانہ کا دوسرا اجلاس ۱۹ اپریل ۱۹۸۷ء بروز اتوار بعد نماز مغرب زیر صدارت محترم سید علاء الدین احمد شاہ قادری صاحب سابق ڈپٹی کلکٹر کا زیر صدارت عزیزم مکرم سید فضل نعیم صاحب قائد خدام الاحمدیہ کی تلاوت اور عزیز عبد الحکیم خان صاحب کی اردو نظم سے شروع ہوا۔ جس میں مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب مبلغ نے سیرت آنحضرت صلعم پر بزبان اردو، مکرم مولوی شمس الحق صاحب معلم وقف جدید کرڈاپلی نے بزبان اڑیہ "حضرت کرشن کی آمد ثانی" پر مبسوط تقاریر کیں۔ ازاں بعد عزیز مظفر احمد خان صاحب نے اڑیہ زبان میں نظم پڑھی۔ آخر پر مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج سرینگر نے صداقت مسیح موعودؑ اور حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کا علماء کرام کو عالمگیر چیلنج کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے مخالفین و غیر از جماعت احباب کو حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بیعت میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ ازاں بعد صدارتی تقریر و دعا پر اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علی ذالک۔

امسال جلسہ سالانہ سونگھڑہ سے قبل کثیر تعداد میں بذریعہ دعوت نامہ شرکت عام کیلئے کثرت سے اعلان کروائے گئے تھے۔ نیز ایک کثیر الاشاعت روزنامہ "PARJA TANTRA." کی ۱۸ اپریل کی اشاعت میں بھی جلسہ کے متعلق میں اعلان شائع ہوا۔ الحمد للہ پچھلے سالوں کی نسبت امسال سینکڑوں کی تعداد میں غیر مسلم ہندو بھائیوں نے ہمارے دونوں دن کے اجلاس میں شرکت کرکے تقاریر کو امن و سکون کے ماحول میں سنا۔ کچھ غیر از جماعت احباب بھی ہمارے جلسوں میں شرکت کرتے رہے باقی حضرات گھر پر بیٹھے لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ ہماری تقاریر سنتے رہے۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

کیرالہ میں ایک اور نئی مسجد احمدیہ کا افتتاح۔ دو عیسائی معززین کا قبول احمدیت اور مختلف مقامات پر جلسہ عام کا انعقاد

محترم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج تامل ناڈو نزیل کیرالہ رقمطراز ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے کیرلہ کے صنعتی مرکز کالی کٹ سے ۵۳ میل دور ملاٹوں کے مرکز پیتھو پیرام میں مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۸۷ء بروز جمعۃ المبارک ایک نہایت شاندار اور خوبصورت مسجد احمدیہ کا افتتاح عمل میں آیا۔ یاد رہے کہ ماہ اکتوبر میں کالی کٹ کے قلب شہر میں قریباً نو لاکھ روپے کے خرچ سے تعمیر کردہ بہت ہی شاندار اور عالی شان مسجد احمدیہ کا محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ العالی نے افتتاح فرمایا تھا۔

خدا تعالیٰ کی شان ہے کہ جمعہ کے روز سینکڑوں احمدی احباب و مستورات کے علاوہ بیسیوں غیر احمدی افراد دور دور سے آکر یہاں جمعہ کی نماز ادا کرتے ہیں۔

پیتھو پیرام میں جماعت قائم ہوئے کئی سال ہو چکے ہیں۔ یہاں ایک چھوٹی سی مسجد بھی تھی لیکن مرور زمانہ کے ساتھ جماعت کی ترقی کے ساتھ ساتھ یہ مسجد بالکل چھوٹا اور ناکافی نظر آنے لگی۔ اب خدا تعالیٰ نے یہاں ایک خوبصورت دو سبز رنگ کے مناروں پر مشتمل مسجد تعمیر کرنے کی جماعت کو توفیق عطا فرمائی ہے۔ الحمد للہ۔

اس کی تقریب افتتاح میں شامل ہونے کے لئے کیرلہ کے اطراف و اکناف سے کثیر تعداد میں احمدی احباب نے شرکت کی۔ محترم جناب صدیق امیر علی صاحب نے جمعہ کی نماز سے قبل ۱۲ بجے اس مسجد کا افتتاح فرمایا۔ اس وقت منعقدہ اجلاس میں مکرم اے کیو مسلم صاحب جنرل سیکرٹری کیرلہ سنٹرل کمیٹی۔ مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب نائب امیر، مکرم ایم اے محمد صاحب صدر جماعت کوڈیاتور۔ مکرم عبد الرحمن صاحب ایڈیٹر پیریام ووا۔ مکرم اے پی کنجا مو صاحب صدر جماعت کالی کٹ۔ مکرم سی کنجی عبد اللہ صاحب نائب صدر پینگاڈی۔ مکرم سی کے علوی صاحب صدر جماعت وانیمبلم اور آخر میں محترم صدیق امیر علی صاحب نے تقریریں کیں۔ چونکہ کالی کٹ کی مسجد میں کثیر تعداد میں غیر احمدی احباب آتے ہیں اس لئے مجھ سے خواہش کی گئی تھی کہ میں جمعہ کی نماز کالی کٹ میں پڑھاؤں۔ اس کے بعد شام کے وقت پیتھو پیریم کے جلسے میں شرکت کروں۔ چنانچہ اسی دن شام کو مسجد احمدیہ پیتھو پیریم کے سامنے ایک جلسہ عام منعقد کیا گیا۔ مکرم صدیق امیر علی صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ کیرلہ کی زیر صدارت منعقدہ جلسہ عام کو مکرم عبد الرحمن صاحب اور مکرم جوس صاحب۔ مکرم جو سف صاحب۔ مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب۔ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب اور آخر میں خاکسار نے مخاطب کیا۔

یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ مذکورہ مکرم جوس صاحب اور مکرم جو سف صاحب اس علاقہ کے دو پیٹرول پمپ کے مالک ہیں اور تعلیمیافتہ نوجوان ہیں۔ ان دونوں کو خدا تعالیٰ نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ یہ دونوں علاقہ ارناکلم میں رہنے والے ہیں۔ وہیں پر مکرم عبد الرحمن صاحب ایڈیٹر پیریام ووا کی تبلیغ سے قبول احمدیت کی توفیق ملی ہے۔ انہوں نے اپنے قبول احمدیت کی داستان سنائی جو بہت ہی پر از معلومات اور ایمان افروز تھی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دو معززین کو استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔

● مورخہ ۱۸ اپریل بروز ہفتہ وانیمبلم کے مین بازار میں خاکسار کی زیر صدارت ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ مکرم عبد الرحمن صاحب ایڈیٹر پیریام ووا۔ مکرم جوس صاحب۔ مکرم جو سف صاحب اور مکرم مولوی محمد یوسف صاحب نے مختلف موضوعات پر تقریر کی۔ آخر میں خاکسار نے اپنی صدارتی تقریر میں جماعت احمدیہ کے عقائد کی وضاحت کی۔

جلسہ میں غیر معمولی طور پر کثیر تعداد میں لوگ حاضر تھے۔ جلسہ کے دوران دو سوالات غیر احمدیوں کی طرف سے لکھ کر لائے گئے تھے ان کا تسلی بخش جواب دیا گیا۔

یہ بات بھی یہاں قابل ذکر ہے کہ یہاں بھی بفضلہ تعالیٰ ایک نہایت خوبصورت مسجد زیر تعمیر ہے۔ رمضان کے بعد اس کا بھی افتتاح کیا جائے گا۔ انشاء اللہ اس مسجد کی زمین اور اس کے تمام اخراجات محترم سی کے علوی صاحب صدر جماعت وانیمبلم نے برداشت کئے ہیں۔ جزاہم اللہ۔

● جماعت احمدیہ کالی کٹ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۸، ۱۹ اور ۲۰ کو ایک نئے مسلم PALLIK KANDI. میں تبلیغی جلسہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ پہلے روز مکرم کنجا مو صاحب صدر جماعت کالی کٹ، مکرم زین الدین صاحب مالا باری متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان اور مکرم ای طاہر صاحب کیتا نور نے مخاطب کیا تھا۔ دوسرے دن کے جلسہ کو صرف خاکسار نے ۲½ گھنٹے سے زائد وقت مخاطب کیا۔ اس میں جماعت احمدیہ کے عقائد۔ اختلافی مسائل۔ جماعت احمدیہ کی عالمگیر سرگرمیاں اور صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے سینکڑوں کی تعداد میں حاضری تھی۔

۵ــــ کیرالہ کے ایک صنعتی و تجارتی مرکز ایرناکلم میں سنہ ۱۹۸۱ء میں باقاعدہ جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا تھا۔ اُس وقت سے لگاتار اور مسلسل تبلیغی سرگرمیوں کی وجہ سے مختلف اطراف سے احباب کو بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق ملتی چلی آرہی ہے۔ اس سے ایرناکلم مشن ہاؤس میں جگہ کی قلت محسوس ہو رہی تھی۔ چنانچہ سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاص توجہ کے نتیجہ میں جماعت کو ایرناکلم سے چند میل دوری پر کالی کٹ اور کوچین میں دو نئے مشن ہاؤز قائم کرنے کی توفیق حاصل ہوئی کالی کٹ میں نہایت موزوں جگہ پر ایک قطعہ زمین مع چھوٹا سا مکان خرید لیا گیا۔ یہاں باقاعدہ مشن ہاؤس بنانے کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مورخہ ۱۹ر اکتوبر سنہ ۸۶ء کو سنگ بنیاد رکھا اور کوچین میں ایک قطعہ زمین مع تمام سہولتوں پر مشتمل ایک دو منزلہ نہایت پُر وقار بنگلہ بھی خرید لیا گیا۔ اس کا باقاعدہ افتتاح عنقریب ہونے والا ہے۔

مذکورہ تینوں جماعتوں کے خدام نہایت مستعد اور تبلیغی جذبہ رکھنے والے ہیں۔ ان کی کوششوں سے بیعتوں کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ یہ بات بھی یہاں قابل ذکر ہے کہ حال ہی میں چار تعلیمیافتہ اور برسر روزگار اور زمیندار عیسائیوں کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ یہ لوگ خود آگے تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔

اس کے ساتھ ہی ساتھ مخالفوں کی مخالفانہ سرگرمیاں بھی عروج پر ہیں۔ اُن کی طرف سے گاہے بگاہے جلسے وغیرہ ہوتے رہتے ہیں جن کا جواب ہم اپنے جلسوں میں دیتے رہتے ہیں۔ چنانچہ مورخہ ۲۵، ۲۶ اپریل بروز ہفتہ و اتوار کالی کٹ مشن ہاؤس کے باہر دو روزہ تبلیغی جلسۂ عام کا اہتمام کیا گیا۔ مکرم عبدالرحمٰن صاحب ایڈیٹر ملیالم روزنامہ Samvada (?) کی زیر صدارت منعقدہ دونوں جلسوں کو خاکسار نے دو دو گھنٹے مخاطب کر کے مخالفوں کے اعتراضوں کا جواب دیا اور احمدی مسائل و عقائد کی وضاحت کی۔ ان جلسوں میں شرکت کے لئے ایرناکلم کوچین کے علاوہ منارگھاٹ۔ وانیمبلم۔ کیرولائی۔ کالی کٹ۔ تیرور وغیرہ جماعتوں سے بھی احباب تشریف لائے ہوئے تھے۔ غیر احمدیوں کی حاضری بھی تسلی بخش تھی۔ مورخہ ۲۶ر اپریل بروز اتوار صبح کوچین مشن ہاؤس میں منعقدہ ایک تربیتی اجلاس کو بھی خاکسار نے مخاطب کیا۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تبلیغی سرگرمیوں کو ہر جہت سے کامیاب فرمائے۔ آمین

ناصراتُ الاحمدیہ قادیان کی پانچویں پندرہ روزہ تربیتی کلاس

مکرمہ مبارکہ شاہین صاحبہ نائب نگران ناصرات الاحمدیہ قادیان تحریر کرتی ہیں کہ الحمد للہ امسال بھی گذشتہ سالوں کی طرح ناصرات الاحمدیہ قادیان کی پانچویں تربیتی کلاس ۲ر تا ۱۷ر اپریل سنہ ۸۷ء منعقد کی گئی۔ جو خدا کے فضل سے بہت کامیاب رہی۔

ناصرات الاحمدیہ قادیان کی کل تعداد ۱۷۱ ہے جس میں ۷۸ ناصرات تربیتی کلاس میں شامل ہوئیں باقی ناصرات کی ممبرات قادیان سے باہر جانے اور بیمار ہونے کی وجہ سے کلاس میں شامل نہ ہو سکیں۔

محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ قادیان کی زیر نگرانی ۲ر اپریل سے کلاسوں کا آغاز ہوا عصر کی نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد کلاس شروع کی جاتی رہی۔ پندرہ دنوں میں مقررہ نصاب مکمل کروا دیا گیا۔ پہلے زبانی امتحان لیا گیا اور بعد میں تحریری امتحان لیا گیا۔ نصاب کے علاوہ تربیتی کلاس کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پردے کے متعلق تازہ خطاب سنایا گیا۔ دینی کتابوں کا سیٹ بچیوں کو مطالعہ کے لئے دیا گیا۔ ممبرات کی دلچسپی کو مد نظر رکھتے ہوئے خانہ داری اور سلائی کی تربیت بھی دی گئی۔ اس کے علاوہ کھیلوں کا پروگرام بھی رکھا گیا۔ اس کلاس کو پڑھانے کے لئے لجنہ اماء اللہ کی ۱۲ ممبرات نے وقت دیا۔ فجزاھن اللہ تعالیٰ۔

تربیتی کلاسز کے دوران محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ وقتاً فوقتاً تشریف لاتی رہیں۔ اور بچیوں کو کثرت سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھنے نمازوں کی باقاعدگی تلاوت قرآن کریم سچ بولنے اور علم کو شوق اور لگن سے حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی ــــــ نتیجہ تیار ہونے کے بعد ۲۷ر اپریل کو یوم اُمہات منایا گیا جس کی صدارت محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے کی۔ آپ نے اپنے دستِ مبارک سے پوزیشن لینے والی ممبرات میں انعامات تقسیم کئے اور ماؤں اور سیکرٹریز اور بچیوں کو زریں نصائح و مشورہ جات سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ بچیاں علم دین سیکھیں اور اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو گزارنے کی توفیق بخشے آمین

قادیان میں اعتکاف کی سعادت حاصل کرنیوالے احباب و خواتین

سُنّت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ماہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں مندرجہ ذیل خوش نصیب احباب و مستورات کو مرکزی مساجد میں اعتکاف بیٹھنے کی توفیق و سعادت حاصل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان تمام احباب و خواتین کی عبادات اور دُعاؤں کو اپنے فضل سے شرف قبولیت بخشے اور اپنے افضال و انوار کا وارث بنائے۔ آمین

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

فہرست معتکفین مسجد مبارک

مکرم چوہدری سعید احمد صاحب درویش امیر معتکفین
" مولوی عطاء اللہ خان صاحب درویش نائب " "
" حاجی محمد عبدالقیوم صاحب آف لکھنؤ
" محمد زاہد صاحب قریشی شاہجہانپور
" محمد انس صاحب قریشی " "
" عبدالوقار خان صاحب سیتاپور
" کے ناصر احمد صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان
" کے صدیق صاحب مالاباری معلم وقف جدید
" ٹی کے محمود صاحب " " "
" قمر الدین صاحب " " "
" پی پی منصور صاحب " " "
" سید کلیم الدین صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان
" عبدالمجید صاحب معلم وقف جدید
" ظہیر احمد صاحب جاوید قادیان
" غلام قادر صاحب درویش
" عطاء الرحمٰن صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان
" سفیر احمد صاحب شمیم " " "
" ایم علی کنجو صاحب " " "
" مرزا منور احمد صاحب درویش

فہرست معتکفین مسجد اقصیٰ

مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری امیر معتکفین
" " خورشید احمد صاحب پربھاکر نائب " "
" زین الدین صاحب حامد متعلم مدرسہ احمدیہ
" جلال الدین صاحب کلپنی کالیکٹ
" ایم عبدالناصر صاحب کالیکٹ
" الیس محمد سلیم صاحب کالیکٹ
" دُلار خان صاحب بھوگاؤں
" عبدالقادر صاحب منیار بمبئی
" منصور احمد صاحب گجراتی قادیان
" ملک محمد منیر صاحب "
" طاہر احمد صاحب چیمہ "
" محمد عبداللہ صاحب منزہ ہاشمی "
" مولوی بشیر احمد صاحب بانگڑوی درویش "
" نذیر احمد صاحب مشتاق متعلم مدرسہ احمدیہ
" مظفر احمد صاحب ناصر " " " "
" ایم ظفر احمد صاحب " " " "
" فرزان احمد خان صاحب " " " "

مکرم محمد مصلح الدین سعدی صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ
" محمد ابراہیم شاہ صاحب " " "
" رفیق احمد صاحب مدراسی " " "
" محمد نجیب خان صاحب " " "
" رفیع احمد صاحب گجراتی قادیان
" پی عبدالناصر صاحب مالاباری متعلم مدرسہ احمدیہ
" حفیظ احمد صاحب طاہر قادیان
" کے منصور صاحب معلم وقف جدید
" عبدالناصر پی صاحب " "
" کے محمد علی صاحب " "
" محمد مبشر صاحب ساجد گجراتی قادیان

فہرست معتکفات مسجد اقصیٰ

مکرمہ صادقہ خاتون صاحبہ نگران معتکفات
(اہلیہ محترم حضرت عبدالرحمٰن صاحب ؓ)
" سلیمہ اختر صاحبہ نائب نگران
(اہلیہ مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب درویش)
" خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ
مکرم ٹھیکیدار بشیر احمد صاحب درویش
" بشیر بیگم صاحبہ اہلیہ
مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ مرحوم
" ثریا بانو صاحبہ اہلیہ
مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر
" شاہدہ ملک صاحبہ بنت
مکرم نذیر احمد صاحب پشاوری مرحوم درویش
" حلیمہ بی بی صاحبہ اہلیہ
مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب گٹھیالیاں درویش
" صفیہ خاتون صاحبہ اہلیہ
مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب گجراتی درویش
" نفیسہ بیگم صاحبہ اہلیہ
مکرم شریف احمد صاحب شیخوپوری درویش
" مبارکہ شاہین صاحبہ بنت
مکرم مولوی برکت علی صاحب درویش

درخواست دُعا: ــ مکرم چوہدری مسعود احمد خان صاحب آف لاہور اپنے قالین کے کام میں ترقی نیز اہل و عیال کی صحت و سلامتی کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی خصوصی درخواست کرتے ہیں۔
خاکسار ــ منیر احمد حافظ آبادی ناظر امور عامہ

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی وفات حسرت آیات پر

مختلف جماعتوں کی طرف سے قرار داد ہائے تعزیت

(۱) :- منجانب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

لاہور سے بذریعہ فون یہ انتہائی افسوسناک اطلاع موصول ہوئی کہ محترمہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ ربوہ میں مورخہ ۶ مئی ۱۹۸۷ء کو وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے چھوٹی صاحبزادی اور آخری یادگار تھیں۔ آپ کی ولادت باسعادت سے قبل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا کہ "دُخْتِ کرام" (البدر ۱۹۰۴ء صفحہ ۱)

چنانچہ عین الہام الٰہی کے مطابق آپ کی ولادت مورخہ ۲۵ جون ۱۹۰۴ء کو ہوئی۔ "حقیقۃ الوحی" کے صفحہ ۲۱۸ پر حضور علیہ السلام نے اس ولادت کو اپنی صداقت کا چالیسواں نشان قرار دیا ہے۔ آپؓ کا نکاح حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ نے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد پر مورخہ ۷ جون ۱۹۱۵ء کو حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کے صاحبزادے محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحبؓ کے ساتھ پڑھا۔ آپ کا یہ رشتہ حضرت اُم المومنین کی ایک رویا کی بنا پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی حیات مبارکہ میں ہی تجویز فرما دیا تھا۔ مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۱۷ء کو آپکی رخصتی عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو تین صاحبزادے اور چھ صاحبزادیاں عطا فرمائیں۔

آپ تقویٰ شعار، تہجد گذار، دعا گو، صابر و شاکر اور سلسلہ کی انتہائی خدمت کرنے والی عابدہ خاتون تھیں۔ زیورک کی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کا اعزاز آپ کو حاصل ہوا تھا۔ آپؓ نے اپنے خاوند کی مسلسل بیماری کے دوران تقریباً بارہ سال تک نہایت مستعدی جانفشانی اور اخلاص کے ساتھ بے لوث خدمت سرانجام دی۔

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک مرتبہ اپنی رویا میں حضرت سیدہ ممدوحہؓ کو اپنے گھر میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا جس کی تعبیر آپ نے یہ فرمائی کہ جماعت پر مصائب و آلام کا دور تو آئے گا لیکن خدا تعالیٰ بہر حال جماعت کی حفاظت فرمائے گا۔

آپؓ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیت کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی "الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ" والی تاریخی انگوٹھی خلافت رابعہ کے انتخاب کے معاً بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اپنے دست مبارک سے پہنائی۔ آپؓ کی وفات ایک عظیم سانحہ اور ناقابل تلافی نقصان ہے۔ لیکن ہم بہر حال خدا تعالیٰ کی مشیت پر راضی ہیں۔

؎ راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان اس افسوسناک سانحہ ارتحال پر غمگین ہے اور اپنے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، جملہ افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ اور حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحبؓ کے جملہ افراد خاندان سے انتہائی غمزدہ قلوب سے اظہار تعزیت کرتی ہے۔ اور خدا کے حضور دعا گو ہے کہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ کو اپنے قرب خاص میں مقام عطا فرمائے، آپ کے درجات بلند فرمائے اور جملہ افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جماعت احمدیہ کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے آمین۔

ہم ہیں غمزدہ اراکین عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

(۲) :- منجانب ممبران مجلس عاملہ برطانیہ

مجلس عاملہ برطانیہ کا یہ ہنگامی اجلاس منعقدہ ۸ مئی ۱۹۸۷ء جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کی نمائندگی کرتے ہوئے حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی المناک وفات پر گہرے رنج و الم اور دلی جذبات تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔

یہ خبر انتہائی دکھ اور افسوس کے ساتھ سُنی گئی کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر جسمانی اولاد میں سے آخری یادگار حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ جن کے بارہ میں الہام الٰہی میں "دختِ کرام" کے مبارک الفاظ میں بشارت دی گئی تھی۔ ۶ مئی ۱۹۸۷ء کو پاکستان کے وقت کے مطابق ۱/۲ ۳ بجے بعد دوپہر تقریباً ۸۳ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ کا وجود بے شمار خوبیوں اور برکات کا حامل تھا۔ آپ ۲۵ جون ۱۹۰۴ء کو پیدا ہوئیں آپ کی ساری زندگی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک الہام "دختِ کرام" کی جیتی جاگتی تفسیر تھی۔ جملہ احباب جماعت آپ کے حسن اخلاق اور الطاف کریمانہ سے بھرپور استفادہ کرتے رہے۔ خصوصاً جماعت کی مستورات آپ کی بابرکت صحبت اور حسن تربیت سے فیضیاب ہوئیں۔

آپ ۱۹۶۲ء میں انگلستان تشریف لائیں اور یہاں قیام فرمایا۔ اسی سفر میں ۲۵ اگست ۱۹۶۲ء کو اللہ تعالیٰ نے آپ کو مسجد محمود سوئٹزرلینڈ کا سنگ بنیاد رکھنے کی سعادت بھی عطا فرمائی۔

حضرت سیدہ مرحومہؓ کا وجود ساری جماعت کے لئے نہایت معزز اور قابل احترام وجود تھا۔ اس بابرکت اور مقدس وجود کی جدائی ہم سب کے لئے نہایت دکھ اور صدمہ کا موجب ہے۔ اور ہم دلی غم اور افسوس کے ساتھ اپنے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اور حضرت سیدہ مرحومہؓ کے بیٹوں اور بیٹیوں اور لواحقین نیز افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہیں کہ سب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہمیں آپ کی جملہ خوبیوں اور اعلیٰ صفات کا وارث بنائے۔ نیز ہم سب کو یہ توفیق دے کہ ہم ان تمام برکات کے سلسلہ کو جاری رکھ سکیں جو آپ کے وجود کے ساتھ وابستہ تھیں اور آپ کی خوبیاں اور اخلاق کریمانہ آپ کی اولاد اور ساری جماعت میں زندہ اور جاری رہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو صبر کی توفیق دے اور ان کی نیکیوں پر صبر کے ساتھ قائم رہنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ اللّٰھم آمین

ہم ہیں ممبران مجلس عاملہ برطانیہ

(۳) :- منجانب جماعت احمدیہ کیندرا پاڑہ (اڑیسہ)

صدر صوبائی تبلیغی صفدیہ ہندی کمیشن مکرم ڈاکٹر انوار الحق صاحب کی چٹھی کے ذریعہ ۹/۵/۸۷ کو یہ افسوس ناک خبر ملی کہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ مورخہ ۶ مئی ربوہ میں عالم احمدیت کو غمگین و سوگوار چھوڑ کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مورخہ ۱۰ مئی بعد نماز مغرب نماز جنازہ غائب مسجد احمدیہ میں ادا کیا گیا۔ بعد ازاں مندرجہ ذیل قرار داد پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ ہم افراد جماعت احمدیہ کیندرا پاڑہ چشم و چراغ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس عظیم ناقابل تلافی بابرکت وجود کی جدائی کو حد درجہ محسوس کرتے ہوئے اس شدید غم و صدمہ میں برابر کے شریک ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت ممدوحہ کو اعلیٰ علیین میں اپنے قرب خاص میں جگہ عطا فرمائے اور خاندان مقدس اور سیدہ موصوفہ مرحومہ کے لواحقین اور ساری جماعت کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ آمین

آپ کی وفات حسرت آیات سے ہم افراد جماعت کو جس قدر شدید صدمہ پہنچا ہے ہم اپنے غمزدہ افسردہ دلوں کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت مبارک میں اظہار تعزیت کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہیں کہ وہ موصوفہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اپنے قرب خاص میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔

اراکین جماعت احمدیہ کیندرا پاڑہ بوساطت سید غلام ابراہیم صدر جماعت احمدیہ کیندرا پاڑہ

نویں آل بنگال احمدیہ مسلم کانفرنس بقیہ صفحہ اوّل

زمانہ کی بے چینی اور بدامنی کا ذکر کرتے ہوئے پیار و محبت اور امن پیدا کرنے کے اصول بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اس جلسہ کی غرض و غایت بھی بیان کی۔ بعدہٗ تقاریر کا آغاز ہوا۔ چنانچہ سب سے پہلی تقریر شری ڈاکٹر ست رنجن بینرجی ہیڈ آف دی کالینگوسٹک ڈیپارٹمنٹ کلکتہ یونیورسٹی کی تھی آپ نے شری مہاویر جین جی مہاراج کے حالات زندگی اور مختصر تعلیمات بیان کیں۔ موصوف نے کہا کہ جماعت احمدیہ جو اس قسم کے محبت و پیار کی فضاء پیدا کرنے کے لئے جملہ مذاہب کو ایک جگہ جمع کر کے جلسوں کا انعقاد کرتی ہے یہ بہت ہی مبارک اور مستحسن اقدام ہے۔ بعدہٗ محترم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے سیکرٹری تبلیغ کلکتہ نے رحمۃ للعالمین سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک و مطہر سیرت و سوانح پر تقریر کی۔ مقرر موصوف نے قرآنی آیات اور احادیث نبویہ کی روشنی میں خاص طور پر توحید باری کا قیام۔ مذہبی اتحاد۔ عصمت انبیاء۔ انسانی مساوات، و رواداری کی تعلیمات کو مؤثر انداز میں بیان کیا۔ اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سیرت و سوانح کے عنوان پر بولپور کے لوکل پریچر و سابق پروفیسر وشو بھارتی یونیورسٹی شری ویریندر ناتھ باروئی نے تقریر کی۔ آپ نے موجودہ عیسائی مذہب کے عقائد بیان کرتے ہوئے اس بات کا خاص طور پر اظہار کیا کہ میں نے اس کانفرنس میں شرکت کر کے بہت کچھ حاصل کیا ہے۔ اور میں جماعت احمدیہ کا شکر گذار ہوں جو اس قسم کے اجتماعات کر کے سچے مذہب کی بنیاد ڈال رہی ہے۔ بعد ازاں اس کانفرنس کے مہمان خصوصی شری ڈاکٹر نمائی سادھن باسو وائس چانسلر وشو بھارتی یونیورسٹی نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ موصوف نے سب سے پہلے اس بات کا اظہار کیا کہ میں اس کانفرنس میں شرکت کرنے سے قبل سخت فکر مند اور الجھن میں تھا اور میرے لئے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو رہا تھا کہ میرے لئے اس کانفرنس میں شرکت کرنا بہتر ہوگا یا نہیں۔ کیونکہ میں جس ادارہ اور شعبہ یعنی یونیورسٹی سے منسلک ہوں وہ قومی ایکتا اور انسانی رواداری کا موجب بن رہا ہے۔ اور میں نے اب تک جن مذہبی اداروں اور انجمنوں کو قریب سے دیکھا یا ان کا مطالعہ کیا ہے۔ میں اسی نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ہر مذہبی جماعت نفرت اور فرقہ واریت کی شکار ہے لیکن جب میں نے جماعت احمدیہ کی کتب اور لٹریچر کا مطالعہ کیا تو مجھے اس بات کا پختہ یقین ہو گیا کہ جماعت احمدیہ جو کام کر رہی ہے موجودہ حالات میں ہمارے ملک کو محض اور محض اسی کی ضرورت ہے آپ نے کہا کہ جب میرے پاس جماعت احمدیہ کا دعوتی کارڈ پہنچا جس میں لکھا تھا LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE تو میرے دل کے تمام شکوک و شبہات دور ہو گئے۔ اور فرمایا موجودہ دور میں دنیا جن حالات سے دو چار ہے اس کو دیکھتے ہوئے تو میں ہمیشہ یہ خواہش کیا کرتا تھا کہ مذہب دنیا سے جتنی جلدی رخصت ہو جائے اتنا ہی اچھا ہے۔ لیکن آج جماعت احمدیہ کے اس جلسہ کو دیکھ کر مذہب کے لئے میری امیدیں مجھے واپس مل گئی ہیں۔ اس لئے میں جماعت احمدیہ کو مبارکباد دیتا ہوں جو نہایت ہمت استقلال اور جرأت سے اپنی تمام تر صلاحیتوں خصوصاً جان تک کی قربانی دے کر انسانیت کو قائم کر رہی ہے اور محبت اور بھائی چارے کی بنیاد ڈال رہی ہے میں امید کرتا ہوں کہ یہی پیغام اور یہی جماعت دنیا میں امن قائم کر سکتی ہے۔

بعدہٗ خاکسار سلطان احمد ظفر مبلغ انچارج کلکتہ نے حضرت بانی جماعت احمدیہ کی پاک سیرت و سوانح پر تقریر کی۔ خاکسار نے حضور علیہ السلام کا دعویٰ اور مقام اور آپ کی بعثت کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے قومی۔ مذہبی اور انسانی اتحاد اور باہمی رواداری سے متعلق آپ کی تعلیمات کو پیش کیا۔ خاکسار کے بعد نوبل انعام یافتہ شری رابندر ناتھ ٹیگور کے خاص دوست اور انہی کے زمانہ کے شانتی نکیتن کے سابق پروفیسر شری سمیرن چٹو پادھیائے نے حضرت کرشن جی مہاراج کی سیرت و سوانح اور بھگوت گیتا کی پاک تعلیمات اور انکی فلاسفی بیان کی۔ اور آخر میں اس جلسہ کے مقرر خاص محترم الحاج احمد توفیق صاحب چوہدری آف بنگلہ دیش نے عنوان The [illegible] Through The [illegible]. تقریر کی۔ آپ نے بڑے ہی پیارے اور اپنے مخصوص دلنشیں انداز میں مختلف مذاہب کی کتب کے حوالہ جات اور شلوک سے ثابت کیا کہ ہر مذہب میں خدائے واحد کی تعلیم دی گئی ہے اور ہر مذہب کی بنیادی تعلیم یہی ہے کہ آپس میں اتحاد و اتفاق سے رہو۔ ہر قوم و ملک میں خدا کے انبیاء آتے رہے ہیں جن پر اس ملک اور قوم کی زمین میں خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل ہوئی آخر میں موصوف نے متفرق مذاہب کی کتب سے مامور زمانہ موعود اقوام عالم کے بارے میں درج پیشگوئیوں اور علامات کو بیان کرتے ہوئے حضرت بانی جماعت احمدیہ کی صداقت کو بیان کیا۔ اور سب سے آخر میں محترم پروفیسر ڈاکٹر محمد عثمان صاحب غنی نے اپنے صدارتی خطاب میں سب سے پہلے جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا ذکر کیا کہ دنیائے اسلام میں یہ ایک واحد جماعت ہے جو دنیا کے ۱۰۸ ممالک میں کامیاب تبلیغ میں معروف ہے۔ قرآن مجید کے تراجم اور اسلامی لٹریچر شائع کر کے بیدینوں اور دوسرے مذاہب کے لوگوں کو اسلام میں داخل کر رہی ہے اس لئے سب کو چاہیئے کہ وہ ہر رنگ میں انکی مدد کریں اور ان کا ہاتھ بٹائیں۔ موصوف نے قرآنی آیت آمنوا و عملوا الصّٰلحٰت کی عمدہ تفسیر بیان کرتے ہوئے بتایا کہ آج اس آیت پر صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہی عمل پیرا ہے موصوف نے دوران تقریر محترم حضرت سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ اور پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کا بھی ذکر کیا۔ اس کے بعد محترم امیر صاحب جماعت کلکتہ نے تمام مقررین و سامعین کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ کی کارروائی تین گھنٹہ بعد شام چھ بجے اختتام پذیر ہوئی۔

اسی ٹاؤن ہال کے گیٹ پر جماعت کی طرف سے ایک تبلیغی اسٹال لگایا گیا تھا جہاں سے لوگوں نے بڑے شوق سے لٹریچر حاصل کیا اور قیمتی کتب خریدیں۔ اس موقعہ پر جملہ مقررین کی خدمت میں جماعت کا لٹریچر خوبصورت پیکٹوں میں تحفۃً دیا گیا جسے سبھی نے بخوشی قبول کیا۔ نیز موقعہ کی مناسبت سے ایک پریس ریلیز تیار کی گئی تھی جس میں جماعت احمدیہ کے تعارف کے علاوہ پاکستان میں احمدیوں پر ڈھائے جانے والے مظالم کا بھی ذکر کیا گیا تھا۔ اس پریس ریلیز کی کاپیاں جملہ اخباری نمائندگان اور مقررین حضرات میں تقسیم کی گئیں۔

گنگارام پور کا جلسہ سالانہ

جلسہ پیشوایان مذاہب کے بعد تمام احمدی احباب ریزرو گاڑی کے ذریعہ بولپور سے ۱۲ کلومیٹر کے فاصلہ پر گنگارام پور تشریف لے گئے جہاں دوسرے روز ظہر کی نماز کے بعد ایک مجلس سوال و جواب منعقد کی گئی جس میں جماعت اور غیر از جماعت سینکڑوں لوگوں نے شرکت کی سوالات کے جوابات مکرم الحاج احمد توفیق صاحب چوہدری نے دئیے یہ مجلس عصر تک جاری رہی۔ اور بعد نماز عصر ٹھیک ۴ بجے مقامی جماعت گنگارام پور کا سالانہ جلسہ شروع ہوا جس کی صدارت محترم احمد توفیق صاحب چوہدری نے کی تلاوت و نظم کے بعد مقامی جماعت کے انصار۔ خدام۔ اطفال اور ناصرات نے نظمیں۔ تقاریر۔ مباحثے۔ سوال و جواب غرضیکہ دلچسپ رنگارنگ تبلیغی و تربیتی پروگرام پیش کئے جس کا سامعین پر نہایت خوشگوار اثر ہوا کہ احمدی نوجوانوں۔ بوڑھوں اور بچوں نے ہر میدان میں صرف تین سال میں کس قدر ترقی کی ہے۔

جلسہ سیرت النبیؐ

بعد نماز مغرب و عشاء خاکسار مبلغ انچارج مغربی بنگال کی زیر صدارت ایک عظیم الشان جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔ خاکسار کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم اعزاز الحق صاحب ٹلپیا نے حضور علیہ السلام کا پُر معارف نعتیہ کلام ؂

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر میرا یہی ہے

پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ تقاریر کا آغاز ہوا۔ چنانچہ مکرم ماسٹر محبوب الحق صاحب تالگرام، مکرم نور احمد صاحب صدر جماعت گنگارام پور، مکرم مولوی فاروق احمد صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم قاضی عبد الرشید صاحب سیکرٹری تبلیغ موہن پور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر پُر اثر اور دلنشیں انداز میں تقاریر کیں۔ مکرم اکمل احمد صاحب کی نظم کے بعد جلسے کے مہمان خصوصی محترم الحاج احمد توفیق صاحب چوہدری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر مسلسل ۲ گھنٹہ تقریر کی جس کو سننے کیلئے خاص طور پر لوگ دُور دراز سے آئے ہوئے تھے مقرر موصوف نے مختلف مذاہب کی کتب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئیوں کو بیان کرتے ہوئے آپکی صداقت، پاک و مطہر زندگی، اخلاق فاضلہ۔ قوت قدسیہ وغیرہ کئی پہلوؤں پر بڑے عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی۔ اور آخر میں خاکسار نے اپنی صدارتی تقریر میں مامور زمانہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے اس عشق و محبت اور فدائیت کو پیش کیا جو آپ کو اپنے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تھی۔ اور آپ ہی کے الفاظ میں آپ کے ملفوظات سے آنحضرت صلعم کا ارفع اور اعلیٰ مقام پیش کیا۔ اور دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ یہ جلسہ بھی خدا کے فضل سے بہت ہی کامیاب رہا۔ اسی موقعہ پر تین احباب نے احمدیت قبول کی احمدی احباب کے علاوہ علاقہ بھر سے پانچ صد سے زائد غیر از جماعت مسلم و غیر مسلم دوستوں نے شروع سے آخر تک جلسہ کی کارروائی کو سنا۔ آخر میں درخواست ہے کہ قارئین دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کے نیک بابرکت اور دوررس نتائج برآمد فرمائے۔ آمین۔

مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھارت کا آٹھواں سالانہ اجتماع

۷ اور ۸ اخاء (اکتوبر) ۱۳۶۶ ہش (۱۹۸۷ء) کو منعقد ہوگا

عہدیداران واراکین مجالس انصار اللہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے آٹھویں سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے ۷ اور ۸ اخاء (اکتوبر) ۱۳۶۶ ہش / ۱۹۸۷ء کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ ناظمین علاقہ اور زعماء کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اس بابرکت روحانی اجتماع میں اپنی اپنی مجلس کے زیادہ سے زیادہ نمائندے بھجوانے نیز دعاؤں اور ظاہری تدابیر سے اجتماع کو ہر رنگ میں کامیاب بنانے کیلئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے آمین۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھارت

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھارت کا دوسرا سالانہ اجتماع

۹-۱۰-۱۱ اخاء (اکتوبر) ۱۳۶۶ ہش (۱۹۸۷ء) کو منعقد ہوگا

جملہ عہدیداران وکارکنات لجنات اماء اللہ بھارت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے دوسرے سالانہ اجتماع کیلئے ۹-۱۰-۱۱ اکتوبر ۱۹۸۷ء کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرما دی ہے الحمدللہ۔ ہر لجنہ اس روحانی اجتماع کے موقعہ پر زیادہ سے زیادہ ممبرات بھجوانے کی کوشش کرے۔ نیز اجتماع کے مقابلہ جات میں حصہ لینے کے لئے زیادہ سے زیادہ لجنہ و ناصرات کی ممبرات کو لائحہ عمل ۱۹۸۷ء میں دئیے گئے نصاب کے مطابق تیاری کر کے لانے کی کوشش کریں۔

چندہ اجتماع: جملہ لجنات جلد از جلد چندہ اجتماع شرح کے مطابق وصول کر کے مرکز میں بھجوائیں۔ شرح لائحہ عمل ۸۷ء میں درج ہے۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھارت

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا دسواں اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا نواں سالانہ اجتماع ۹-۱۰-۱۱ اخاء (اکتوبر) ۱۳۶۶ ہش / ۱۹۸۷ء کو منعقد ہوگا

قائدین مجالس وقائدین علاقائی اور جملہ اراکین خدام الاحمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے اعلان ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے دسویں اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے نویں سالانہ اجتماع کے انعقاد کیلئے ۹-۱۰-۱۱ اخاء (اکتوبر) ۱۳۶۶ ہش / ۱۹۸۷ء کی تاریخوں کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ اُمید ہے پہلے سے بڑھ کر اس اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب بنانے اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ آمین۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھارت

ارشادِ باری تعالےٰ :-

وَمَنْ كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ وَأَضَلُّ سَبِيلًا

اور جو شخص اس دُنیا میں (روحانی) اندھا ہوگا وہ آخرت میں بھی اندھا ہی ہوگا اور سب سے زیادہ گمراہ ہوگا --- !!

(طالبِ دعا)

آٹو ونگس

AUTOWINGS,

13 - SANTHOME HIGH ROAD.

MADRAS - 600004

PHONES { 76360 / 74350 }

اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

(حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PHONE: 275475 / RESI.: 273903 } CALCUTTA - 700073.

اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْآنِ

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA, PHONE: 279203

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA — 700072.

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا ٭ نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS

(ELECTRIC CONTRACTOR)

TARUN BHARAT CO-OP. HOUSE SOCT.

PLOT NO. 6, GROUND FLOOR, OLD CHAKALA

OPP. CIGARETTE FACTORY, ANDHERI (EAST)

BOMBAY - 400099.

PHONES { OFFICE :- 6348179 / RESI. :- 629389 }

ھُوَ النَّاصِرُ — خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں معیاری سونا کے زیورات بنوانے اور خریدنے کے لئے تشریف لائیں!

الرؤف جیولرز

۱۰۱ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری، شمالی ناظم آباد - کراچی

(فون نمبر:- ۶۱۷۰۹۶)

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

پیشکردہ: گرشن احمد گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیون ڈیلیر - مدینہ میدان روڈ - بھدرک ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر 294

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

SK. GHULAN HADI & BROTHERS, READY MADE GARMENTS DEALERS.

CHANDAN BAZAR, BHADRAK, Distt.- BALASORE (ORISSA)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی - اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس!

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے!" (کشتی نوح)

پیشکش:- **ROYAL AGENCY**

PRINTERS, BOOKSELLERS & EDUCATIONAL SUPPLIERS.

CANNANORE-670001, PHONE NO. 4478.

HEAD OFFICE - P.O. PAYANGADI-670303 (KERALA) PHONE NO. 12.

"پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے!" (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

(پیشکش)

SAIRA Traders,

WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC. CHAPPALS.

SHOE MARKET, NAYAPUL, HYDERABAD-500002.

PHONE NO. 522860.

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات)

الائیڈ گلو پروڈکٹس

بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے

(پتہ) نمبر ۴/۲/۲۳ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

(فون نمبر ۴۲۹۱۶)

"زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے!"

(کشتی نوح)

NR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربڑ شیٹ ہوائی چپل نیز ربڑ پلاسٹک اور کینوس کے جوتے